روزنامہ
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 15 اپریل 2006ء 16 ربیع الاول 1427 ہجری 15 شہادت 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 80

قرآن کی جامعیت

حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں:-

کتاب اللہ چار چیزوں پر مشتمل ہے 1-عبارت جو عوام کیلئے ہے 2-اشارت جو خاص لوگوں کیلئے ہے-3-لطیف نکات جو اولیاء کے لئے ہیں-4-اور حقائق جو نبیوں کیلئے ہیں-

(تفسیر عرائس البیان جلد اول ص4از شیخ ابو محمد روز بہان ابن ابی النصر البقلی متوفی 606ھ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دعویٰ اور دلیل الہامی کتاب سے ہونا ضروری ہے

جلسہ مذاہب عالم 1896ء کے مضمون میں حضور نے تحریر فرمایا

آج اس جلسہ مبارک میں جس کی غرض یہ ہے کہ ہر ایک صاحب جو بلائے گئے ہیں سوالات مشتہرہ کی پابندی سے اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان فرماویں۔ میں (۔) کی خوبیاں بیان کروں گا اور پہلے اس سے کہ میں اپنے مطلب کو شروع کروں اس قدر ظاہر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ میں نے اس بات کا التزام کیا ہے کہ جو کچھ بیان کروں۔ خدائے تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف سے بیان کروں کیونکہ میرے نزدیک یہ بہت ضروری ہے کہ ہر ایک شخص جو کسی کتاب کا پابند ہو۔ اور اس کتاب کو ربانی کتاب سمجھتا ہو وہ ہر ایک بات میں اسی کتاب کے حوالہ سے جواب دے اور اپنی وکالت کے اختیارات کو ایسا وسیع نہ کرے کہ گویا وہ ایک نئی کتاب بنا رہا ہے۔ سو چونکہ آج ہمیں قرآن شریف کی خوبیوں کو ثابت کرنا ہے اور اس کے کمالات کو دکھلانا ہے اس لئے مناسب ہے کہ ہم کسی بات میں اس کے اپنے بیان سے باہر نہ جائیں اور اسی کے اشارہ یا تصریح کے موافق یا اسی کی آیات کے حوالہ سے ہر ایک مقصد کو تحریر کریں۔ تا ناظرین کو موازنہ اور مقابلہ کرنے کے لئے آسانی ہو۔ اور چونکہ ہر ایک صاحب جو پابند کتاب ہیں اپنی اپنی الہامی کتاب کے بیان کے پابند رہیں گے اور اسی کتاب کے اقوال پیش کریں گے اس لئے ہم نے اس جگہ احادیث کے بیان کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ تمام صحیح حدیثیں قرآن شریف سے ہی لی گئی ہیں اور وہ کامل کتاب ہے جس پر تمام کتابوں کا خاتمہ ہے۔ غرض آج قرآن شریف کی شان ظاہر ہونے کا دن ہے اور ہم خدا سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ اس کام میں ہمارا مددگار رہو۔ آمین ......

اقسام حالات ثلاثہ انسانی

اب واضح ہو کہ پہلا سوال انسان کی طبعی اور اخلاقی اور روحانی حالتوں کے بارے میں ہے۔ سو جاننا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف نے ان تین حالتوں کی اس طرح پر تقسیم کی ہے کہ ان تینوں کے علیحدہ علیحدہ تین مبدأ ٹھہرائے ہیں یا یوں کہو کہ تین سرچشمے قرار دیئے ہیں جن میں سے جدا جدا یہ حالتیں نکلتی ہیں۔

پہلا سرچشمہ جو تمام طبعی حالتوں کا مورد اور مصدر ہے اس کا نام قرآن شریف نے نفس امارہ رکھا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

(۔) یعنی نفس امارہ میں یہ خاصیت ہے کہ وہ انسان کو بدی کی طرف جو اس کے کمال کے مخالف اور اس کی اخلاقی حالتوں کے برعکس ہے جھکاتا ہے اور ناپسندیدہ اور بدراہوں پر چلانا چاہتا ہے۔ غرض بے اعتدالیوں اور بدیوں کی طرف جانا انسان کی ایک حالت ہے جو اخلاقی حالت سے پہلے اس پر طبعاً غالب ہوتی ہے۔ اور یہ حالت اس وقت تک طبعی حالت کہلاتی ہے جب تک کہ انسان عقل اور معرفت کے زیر سایہ نہیں چلتا۔ بلکہ چارپایوں کی طرح کھانے پینے، سونے جاگنے یا غصہ اور جوش دکھانے وغیرہ امور میں طبعی جذبات کا پیرو رہتا ہے۔ اور جب انسان عقل اور معرفت کے مشورہ سے طبعی حالتوں میں تصرف کرتا اور اعتدال مطلوب کی رعایت رکھتا ہے۔ اس وقت ان تینوں حالتوں کا نام طبعی حالتیں نہیں رہتا۔ بلکہ اس وقت یہ حالتیں اخلاقی حالتیں کہلاتی ہیں۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد10ص 315)

وصیت: حقوق العباد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:-

’’نظام وصیت اس کا مطالبہ کرتا ہے کہ حقوق العباد کی ادائیگی میں موصی پر کوئی دھبہ ایک سوئی کے پوائنٹ Point کے برابر نہ پڑے۔ نظام وصیت یہ مطالبہ کرتا ہے کہ حقوق اللہ جسے کہا جاتا ہے چکر کھا کر وہ پھر حقوق العباد ہی بنتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ تو کسی کا محتاج نہیں بہرحال ایک ہماری اصطلاح ہے۔ حقوق اللہ کی ادائیگی میں سب کو پیچھے چھوڑتے ہوئے اتنی دور آگے نکل جائیں گے غیر موصی سے۔ کہ غیر موصی کی نگاہ بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکے گی۔ یہ ہے نظام وصیت۔

(الفضل 5 دسمبر 1982ء)

شادی کی تقریب سعید

مکرم عابد وحید احمد خان صاحب ابن مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب آف ہارٹلے پول کی شادی مکرمہ درجمال مالا صاحبہ بنت مکرم ماجد احمد خان صاحب کے ساتھ مورخہ 9۔ اپریل 2006ء کو انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ مکرم ماجد احمد خان صاحب کے ڈیرہ احمد نگر ربوہ میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ نمائندے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ مورخہ 10۔ اپریل کو رات 9 بجے دار الصدر غربی ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ مکرمہ درجمال مالا صاحبہ مکرم بریگیڈئیر وقیع الزمان خان صاحب کی پوتی اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی نواسی اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کی نسل سے ہیں ۔ اور مکرم عابد وحید خان صاحب مکرم عبدالمجید خان صاحب آف ویرووال کے پوتے مکرم بریگیڈئیر وقیع الزمان خان صاحب کے نواسے اور مکرمہ ومحترمہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بھتیجے ہیں ۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بہت مبارک فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 379)

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب قابل رشک اخلاص

حضرت سیدنا محمود امام جماعت احمدیہ کی زبان مبارک سے۔آپ نے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ قادیان (منعقدہ 6 فروری 1941ء) کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

خدام الاحمدیہ کا یہ اجلاس اس لحاظ سے پہلا اجلاس ہے کہ اس میں باہر سے بھی دوست تشریف لائے ہیں گو میں نہیں کہہ سکتا کہ میں ان کے آنے کی وجہ سے پورے طور پر خوش ہوں کیونکہ جہاں تک مجھے علم ہے بہت کم دوست باہر سے آئے ہیں اور خدام الاحمدیہ کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی آنے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔شاید کل تعداد کا چھٹا یا ساتواں یا آٹھواں یا نواں بلکہ دسواں حصہ آیا ہے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس مجلس میں بیٹھنے والے اکثر دوست گورداسپور کے ضلع کے ہیں اور ان میں سے بھی اکثر زمیندار ہیں جن کے لئے پیدل سفر کرنا کوئی مشکل نہیں ہوتا۔ان کا اس جگہ آنا زمینداروں کی تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ان کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے بے شک ایک قابل قدر قربانی ہے مگر ان کے آنے کی وجہ سے اس مجلس کے افراد کی تعداد کا بڑھ جانا دوسرے شہروں کے خدام الاحمدیہ کے لئے کوئی خوشکن امر نہیں ہوسکتا۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ اور ان رپورٹوں سے جو میرے پاس پہنچتی رہی ہیں اندازہ لگا سکا ہوں گورداسپور کو چھوڑ کر بیرون جات سے دو اڑھائی سو آدمی آیا ہے اور یہ تعداد خدام الاحمدیہ کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت کم ہے۔اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ابھی قریب میں ہی جلسہ سالانہ گزرا ہے لیکن نوجوانوں کی ہمت اور ان کا ولولہ اور جوش ان باتوں کو نہیں دیکھا کرتا۔ یہ جلسہ تو ایک مہینہ کے بعد ہوا ہے۔میں جانتا ہوں حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں کئی نوجوان ایسے تھے جو لاہور سے ہر اتوار کو باقاعدہ قادیان پہنچ جایا کرتے تھے۔ مثلاً چوہدری فتح محمد صاحب ان دنوں کالج میں پڑھتے تھے مگر ان کا آنا جانا اتنا باقاعدہ تھا کہ ایک اتوار کو وہ کسی وجہ سے نہ آسکے تو حضرت مسیح موعود نے مجھ سے پوچھا۔محمود! فتح محمد اس دفعہ نہیں آیا؟ گویا ان کا آنا جانا اتنا باقاعدہ تھا کہ حضرت مسیح موعود کو ان کے ایک اتوار کے دن نہ آنے پر تعجب ہوا اور مجھ سے دریافت فرمایا کہ وہ کیوں نہیں آئے؟ وہ بھی کالج کے طالب علم تھے، کالج میں پڑھتے تھے اور ان کے لئے بھی کئی قسم کے کام تھے پھر وہ فیل بھی نہیں ہوتے تھے کہ کوئی شخص کہہ دے کہ وہ پڑھتے نہیں ہوں گے۔ پھر وہ کوئی ایسے مالدار بھی نہیں تھے کہ ان کے متعلق یہ خیال کیا جاسکے کہ انہیں اڑانے کے لئے کافی روپیہ ملتا ہو گا۔میں سمجھتا ہوں لاہور کے کالجوں کے جو سٹوڈنٹس یہاں آئے ہوئے ہیں یا نہیں آئے ان میں سے نوے فیصدی وہ ہوتے ہیں جن کو اس سے زیادہ گزارہ ملتا ہے جتنا چوہدری فتح محمد صاحب کو ملا کرتا تھا مگر وہ باقاعدہ ہر اتوار کو قادیان آیا کرتے تھے۔اسی طرح اور بھی کئی طالب علم تھے جو قادیان آیا کرتے تھے گو اتنی باقاعدگی سے نہیں آتے تھے مگر بہرحال کثرت سے آتے تھے۔اس وقت لاہور میں احمدی طالب علم دس بارہ تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک دو کو مستثنیٰ کرتے ہوئے باقی دس میں سے دو تین تو ایسے تھے کہ وہ ہفتہ وار یا قریباً ہفتہ وار قادیان آیا کرتے تھے اور نصف تعداد ایسے طالب علموں کی تھی جو مہینے میں ایک دفعہ یا دو دفعہ قادیان آتے تھے اور باقی سال میں چار پانچ دفعہ قادیان آجاتے تھے اور بعض دفعہ کوئی ایسا بھی نکل آتا جو صرف جلسہ سالانہ پر آجاتا تھا۔مگر اب صرف بیس پچیس فیصدی طالب علم ایسے ہوتے ہیں جو قادیان میں سال بھر میں ایک دفعہ آتے ہیں۔ یا ایک دفعہ بھی نہیں آتے۔ آخر یہ فرق اور امتیاز کیوں ہے؟ میں نے کہا ہے اگر ہماری مالی حالت ان لڑکوں سے کمزور ہوتی جو اس وقت کالج میں پڑھتے تھے تو میں سمجھتا کہ یہ مالی حالت کا نتیجہ ہے۔اور اگر یہ بات ہوتی کہ اب تمہیں دین کے سیکھنے کی ضرورت نہیں رہی تمہارے لئے اس قدر اعلیٰ درجہ کے روحانی سامان لاہور اور امرتسر اور دوسرے شہروں میں موجود ہیں کہ تمہیں قادیان آنے کی ضرورت نہیں تو پھر بھی میں سمجھتا کہ یہ بات کسی حد تک معقول ہے لیکن اگر نہ تو یہ بات ہے کہ تمہاری مالی حالت ان سے خراب ہے اور نہ یہ بات درست ہے کہ باہر ایسے سامان موجود ہیں جن کی موجودگی میں تمہیں قادیان آنے کی ضرورت نہیں اور پھر اس بات کو دیکھتے ہوئے کہ اب قادیان کا سفر بالکل آسان ہے یہ بات میری سمجھ سے بالکل بالا ہے کہ کیوں ہماری جماعت کے نوجوانوں میں اس قسم کی غفلت پائی جاتی ہے۔ پہلے شام کی گاڑی سے ہمارے طالب علم بٹالہ میں اترتے اور گاڑی سے اتر کر راتوں رات پیدل چل کر قادیان پہنچ جاتے یا آٹھ نو بجے صبح اترتے تو بارہ ایک بجے دوپہر کو قادیان پہنچ جاتے تھے۔طالب علم ہونے کی وجہ سے بالعموم ان کے پاس اتنے کرائے نہیں ہوتے تھے کہ یکہ یا تانگہ لے سکیں۔ ایسے بھی ہوتے تھے جو یکوں میں آجایا کرتے تھے۔مگر ایسے طالب علم بھی تھے جو پیدل آتے اور پیدل جاتے تھے مگر اب ریل کی وجہ سے بہت کچھ سہولت ہو گئی ہے۔ریل وقت بچا لیتی ہے، ریل کوفت سے بچا لیتی ہے، اور ریل کا جو کرایہ آجکل بٹالہ سے قادیان کا ہے وہ اس کے کرایہ کے نصف کے قریب ہے جو ان دنوں یکہ والے وصول کیا کرتے تھے۔اس زمانہ میں ڈیڑھ دو روپیہ میں یکہ آیا کرتا تھا اور ایک یکہ میں تین سواریاں ہوا کرتی تھیں گویا کم سے کم آٹھ آنے ایک آدمی کا صرف ایک طرف کا کرایہ ہوتا تھا مگر آجکل چھ سات آنے میں بٹالہ کا آنا جانا ہوجاتا ہے۔"

("انوار العلوم" جلد 16 صفحہ 112-113 ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ اشاعت ستمبر 2005ء)

بانی خدام الاحمدیہ کی آسمانی خطابت کا اعجاز دیکھئے کہ وہ تنظیم جس کے پہلے اجلاس میں ڈھائی سو کے قریب حاضری تھی اب ہزاروں اور لاکھوں نہیں کروڑوں کی تعداد میں ہے اور موجودہ گلوبل دنیا کے ہر مشہور ملک میں خدمت انسانیت میں مصروف عمل ہے۔فرزندان احمدیت اپنے محبوب آقا کی آواز پر جس شان سے لبیک کہہ رہے ہیں اس نے فرزانوں کو بھی حیرت زدہ کردیا ہے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

❁ مکرم محمد اختر صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 4 مارچ 2006ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام کاشفہ اختر عطا فرمایا ہے۔بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچی مکرم محمد اصغر صاحب مرحوم چوک سرور شہید ضلع مظفر گڑھ کی پوتی اور مکرم ماسٹر محمد ظفر اللہ ڈوگر صاحب آف نانو ڈوگر ضلع لاہور کی نواسی ہے۔احباب جماعت کی خدمت میں بچی کی صحت درازی عمر والدین کے لئے قرۃ العین اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرم عطاء الرحمٰن ملک صاحب ولد مکرم حافظ فضل الرحمٰن بھیروی صاحب تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میرے بیٹے مکرم ضیاء الرحمٰن ملک صاحب کو مورخہ 9 مارچ 2006ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بیٹے کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے عتیق الرحمٰن عطا فرمایا ہے۔نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔اور مکرم حفیظ الرحمٰن ملک صاحب ولد مکرم میاں عبدالکریم بھیروی صاحب کا نواسہ اور حضرت میاں غلام علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے تمام احباب جماعت سے دعا کی گزارش ہے کہ پروردگار عالم نومولود کو صحت وتندرستی والی حیات طویل عطا فرمائے اور رحمتوں برکتوں سے نوازے۔آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم توصیف احمد صاحب بابت ترکہ مکرم ملک شریف احمد صاحب)

◈ مکرم توصیف احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ملک شریف احمد صاحب ولد مکرم غلام مرتضٰی صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ان کے نام قطعہ نمبر 14/4 دارالعلوم غربی ربوہ برقبہ 10 مرلہ 15 مربع فٹ منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔مکرم توصیف احمد صاحب۔ پسر
2۔مکرمہ بشریٰ جمیل صاحبہ۔ دختر
3۔مکرمہ فریدہ جلیل صاحبہ۔ دختر
4۔مکرمہ عطیہ کلیم صاحبہ۔ دختر

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ 15 یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

نکاح

◈ مکرم سلیم احمد خالد صاحب واہ کینٹ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم ذیشان احمد خالد صاحب واہ کینٹ کا نکاح مکرمہ سائرہ پروین صاحبہ بنت مکرم شریف احمد ناصر صاحب واہ کینٹ کے ساتھ مبلغ -/75000 روپے حق مہر پر مکرم انور طاہر صاحب مربی سلسلہ واہ کینٹ نے مورخہ 17 مارچ 2006ء کو بعد نماز جمعہ بیت المحمود واہ کینٹ میں پڑھایا۔مکرم ذیشان احمد خالد صاحب مکرم عبدالرحمٰن شاکر صاحب (سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ) کے پوتے اور مکرم چوہدری نعمت اللہ خان گوہر صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرم سعید احمد خان صاحب سابق امیر جماعت واہ کینٹ کے نواسے ہیں۔احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

محترم شیخ عبدالقادر صاحب

قرآن مجید کی وجہ تسمیہ اور مستشرقین کے ایک اعتراض کا جواب

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قرآن کا لفظ سریانی زبان کا ہے اور قریانا سے نکلا ہے جس کے معنے ورد اور تلاوت کے ہیں عربی میں قرأ کے معنے پڑھنا سریانی یا عبرانی سے مستعار لئے گئے ہیں خالص عربی نہیں ہیں۔

آج ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ قرآن سریانی لفظ ہے یا عربی۔ یہ لفظ عربی لغت کا سرمایہ ہے یا سریانی کا۔

یہ تو ظاہر ہے کہ قرآن کا روٹ قرأ ہے۔ جس کے عربی میں دو معنے ہیں (1) پڑھنا (2) جمع کرنا یا اکٹھا کرنا۔ فُعلان کے وزن پر اس کا مصدر قرآن ہے جیسے رَجَحَ سے رجحان ہے یہ خالص عربی لفظ ہے اس لفظ کا استعمال عربی لغت میں ہمیں ملتا ہے۔

تورات میں بھی تلاوتِ صحف کو قَرأ کہا گیا۔

سریانی میں قرأ کے معنے پڑھنے کے ہیں۔ عبرانی و سریانی زبانیں عربی کے سرچشمہ سے نکلی ہیں۔ ان تینوں زبانوں میں سینکڑوں الفاظ مشترک معانی رکھتے ہیں۔ یہ مسلم ہے کہ سامی زبانوں میں قدیم ترین عربی زبان ہے۔ پیکس بائیبل کومنٹری میں تسلیم کیا گیا ہے کہ سامی زبانوں کی ماں وہ قدیم زبان ہے جو کہ عرب میں بولی جاتی تھی۔ اندریں صورت اخذ واقتباس کا احتمال عربی کی بجائے دوسری شاخوں کے متعلق ہوگا۔ جرمن مستشرق ولہاسن اُلٹی گنگا چلاتے ہیں، سریانی کو عربی پر فائق سمجھتے ہیں۔

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کے مقالہ نویس نے ایک پتے کی بات لکھی ہے دیکھا جائے کہ قرآن نے اس لفظ کا استعمال کن معنوں میں کیا ہے؟ لفظ قرآن کی لغت خود قرآن نے بیان کی ہے۔ ہمیں کہیں باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ سورۃ القیامہ میں فرمایا:۔

اس کتاب کا جمع کرنا بھی ہمارے ذمہ ہے اور اس کو (دنیا کے سامنے) سنانا بھی ہمارے ذمہ ہے۔ پس جب ہم اسے پڑھ لیا کریں تو بھی پڑھ لیا کر۔

سورۂ بنی اسرائیل میں فرمایا:۔

صبح کا پڑھنا یعنی تلاوت سحر اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مقبول عمل ہے۔

ظاہر ہے کہ لفظ قرآن کے معنے پڑھنے یا پڑھ کر سنانے کے ہیں۔ اسم مطلق کی صورت میں اس کے معنے ایسی کتاب کے ہیں جو کہ سراسر پڑھی جانے والی اور سراپا تلاوت ہے۔

شارٹر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں لفظ قَرَأ کے متعلق قرآنی حوالے پیش کرنے سے پیشتر لکھا گیا ہے۔

قرآن نام کے حقیقی معنوں کیلئے ہمیں لازماً قرآن کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ جس میں مصدر قَرَأ (پڑھنے کے معنوں میں) بتکرار آیا ہے۔

بہرکیف قرآن عربی لفظ ہے جس کے معنے پڑھنے اور سراپا تلاوت کے ہیں۔ اس لفظ کا استعمال عربی زبان میں باہر سے نہیں آیا بلکہ اندر سے پھوٹا ہے۔ قرآن حکیم نے قرآن کے روٹ قَرَأ کی لغت جگہ جگہ بیان کی ہے۔ ام الالسنہ عربی زبان کی انگشتری میں یہ لفظ نگینے کی طرح جڑا ہوا ہے۔ یہ لفظ سریانی سے مستعار نہیں بلکہ عربی کا سرمایہ ہے۔

لفظِ قرآن کے معانی

عربی میں قَرَأ کے بنیادی معانی اکٹھا کرنے اور سمیٹنے کے ہیں۔ چونکہ پڑھنے میں حروف نظر کے سامنے مجتمع ہوتے ہیں اس لئے پڑھنے کے عمل کو قَرَأ کہتے ہیں۔ پھر پڑھ کر سنانے میں کسی امر کا اعلان مدنظر ہوتا ہے اس لئے سامی زبانوں میں اس کے معنی اعلان کے بھی ہیں۔ قرآن کے معنے جہاں پڑھنے کے ہیں وہاں اس کے وسیع تر معنے جامع' مھیمن اور ایسی کتاب کے بھی ہیں جس میں ساری نسل انسانی کے لئے اعلان عام ہے۔

1۔ پڑھی جانے والی کتاب جو کہ سراپا تلاوت ہے۔

2۔ آسمانی صداقتوں کو اپنے اندر جمع کرنے والی کتاب۔

3۔ ایسی کتاب جس نے اللہ تعالیٰ کے پیغام کا اعلان کیا۔ جو بجائے خود اعلان عام ہے۔

یہ ہیں لفظ قرآن کے مختصر معانی۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ آخری آسمانی کتاب کا نام قرآن رکھنے میں کیا کیا حکمتیں ہیں۔ اس سلسلہ میں بعض مناسبتیں قابل غور ہیں۔

نہایت موزوں نام

(1) لفظ قرآن کا روٹ نزول قرآن کی بنیاد اور اساس ہے۔ غار حراء میں سب سے پہلی وحی اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ ...... کے الفاظ میں اتری۔ جبریل نے کہا اِقْرَأْ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مَا اَنَا بِقَارِیءٍ کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ جبریل امین نے بالآخر آپؐ کو زور سے بھینچا اور آپؐ کی زبان وحی ربانی کے تحت چلنے لگی اور اس پر قرآن جاری ہوگیا۔ یہ کتاب سبقاً سبقاً آپ کو پڑھا دی گئی۔ چونکہ قرآنی وحی تمام و کمال اِقْرَأْ کے بعد نازل ہوئی اس لئے اس کا آسمانی نام قرآن نہایت درجہ مناسب اور موزوں نام ہے۔

نبیوں کی بشارت

(2) یسعیاہ نبی کی ایک بشارت میں بھی وحی قرآنی کی طرف ایک لطیف اشارہ موجود ہے سرزمین عرب میں وحی ربانی کے نزول کی کیفیت کیا ہوگی لکھا ہے:۔

''پکارنے والے کی آواز! بیابان میں خداوند کی راہ درست کرو۔ صحراء (عرب) میں ہمارے خدا کیلئے شاہراہ ہموار کرو۔ ہر ایک نشیب اونچا کیا جائے اور ہر ایک پہاڑ اور ٹیلہ پست کیا جائے اور ہر ایک ٹیڑھی چیز سیدھی اور ہر ایک ناہموار جگہ ہموار کی جائے۔ خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور تمام نوع انسان اسے دیکھے گی کیونکہ خداوند نے اپنے منہ سے (یہ) فرمایا ہے۔''

''سنو کوئی کہہ رہا ہے'' قَرَأ '' ایک شخص (تمام تراجم میں ''ایک نے کہا'' کی بجائے ''میں نے کہا'' کے الفاظ ہیں۔ نیوورلڈ ٹرانسلیشن نے پہلا ترجمہ دیا ہے (اور یہی درست ہے) نے جواب میں کہا اَقَرَأ دیکھو خداوند خدا بڑی قدرت کے ساتھ آئے گا اور اس کا بازو اس کیلئے سلطنت کرے گا وہ چوپان کی مانند اپنا گلہ چرائے گا۔ وہ برّوں کو اپنے بازوؤں میں جمع کرے گا اور اپنی بغل میں لے کر چلے گا اور ان کو جو دودھ پلاتی ہیں آہستہ آہستہ لے جائے گا۔''

(یسعیاہ باب 40 صفحہ 1 تا 11)

یہ عظیم الشان بشارت پیغمبر عرب سید الانبیاء ﷺ کی شاندار فتوحات اور آپؐ کے ذریعہ برپا ہونے والے روحانی انقلاب کی آئینہ دار ہے اس بشارت کے شروع میں صحرائے عرب میں شاہراہ مستقیم کے تعمیر ہونے کا ذکر ہے جس عبرانی لفظ کا ترجمہ ''صحراء'' کیا جاتا ہے وہ ''عَرَبَہ'' ہے جس سے مراد بدرجہ اولیٰ ملک عرب ہے۔ پھر یہ بتایا کہ اس انقلاب کی بنیاد ایک غیبی آواز قرأ ہے جس کا ترجمہ کیا جاتا ہے ''زور سے پکار یا منادی کر'' جواب میں مورِدِ وحی کہتا ہے ''اَقَرَأ'' ''کیا منادی کروں؟'' قرأ وہی لفظ ہے جس کے معنے عبرانی میں پکارنے، منادی کرنے اور پڑھنے کے ہیں۔ (یسعیاہ نبی کے صحیفہ میں دوسری جگہ ''لامور قرا'' آیا ہے۔ ''اس نے کہا یہ کتاب پڑھ'' (29/11) اس سے ظاہر ہے کہ قرا کے معنے پڑھنے کے بھی ہیں۔)

نبی کریم ﷺ کو پہلی وحی میں اسی قسم کا تجربہ ہوا۔ جبریل نے پکارا اِقْرَأْ آپؐ نے کہا مَا اَنَا بِقَارِیءٍ جبریل نے دوبارہ آپؐ کو بھینچ کر ایسا کہا۔ آپؐ نے ایک ہی جواب دیا مَا اَنَا بِقَارِیءٍ۔ تیسری دفعہ جبریل نے آپؐ کو خوب زور سے دبا کر کہا:۔

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ ......

روایت ابن ہشام میں ہے کہ جب تیسری دفعہ جبریل نے مجھے بھینچا فَقَالَ اِقْرَأْ تو آنحضرت ﷺ نے کہا مَا ذَا اَقْرَأُ میں کیا پڑھوں؟ یہ روایت اور اس کے الفاظ یسعیاہ نبی کی بشارت کے عین مطابق ہیں۔

ورقہ بن نوفل نے جب یہ تفصیل سنی تو وہ پہچان گئے کہ یہ مثیل موسیٰ کی وحی ہے کیونکہ ان کے سامنے تورات کی مثیل موسیٰ والی پیشگوئی تھی۔ یسعیاہ کی بشارت کہ نبی موعود کی نبوت ہاتف جبریل کی پکار قَرَأْ سے شروع ہوگی۔ پھر اسی پیغمبر کی پیشگوئی کہ نبی عربی کو ہجرت کرنا پڑے گی ان کے پیش نظر تھی۔ وہ پہچان گئے کہ یہ وہی وحی ہے جس کی یسعیاہ نبی نے قرأ کے لفظ سے خبر دی۔ ورقہ بن نوفل نے کہا کاش میں بھی اس وقت زندہ ہوتا جب تمہاری قوم تمہیں نکالے گی۔ یسعیاہ نبی نے ''عرب کی بابت الہامی کلام'' میں نبی موعود کی ہجرت کی خبر دی ہے اس تفصیل سے ظاہر ہے قرآنی وحی صحفِ سماوی اور خود قرآن حکیم کی رو سے اِقْرَأْ کے بعد اور اس کے جواب میں نازل ہوئی اس لئے اس وحی کا نام قرآن اتنا پیارا اور موزوں نام ہے کہ ایک عظیم عاشق قرآن کی طرح ہر انسانی روح وجد کرتی ہوتی کہتی ہے۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

مستشرقین کا اعتراف

(3) یسعیاہ نبی کی بشارت اور آنحضرت ﷺ پر پہلی وحی کے نزول میں اتنی گہری مشابہت ہے کہ مستشرقین بھی اسے نظر انداز نہیں کر سکے۔ پروفیسر السنہ سامیہ Rev. Alphonse Mingana نے اس کا ذکر یوں کیا ہے۔

''ابن ہشام کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اقرأ کے جواب میں فرمایا مَاذَا اَقْرَأُ میں کس چیز کو پکاروں؟ ہمیں لامحالہ ان الفاظ کی طرف جانا پڑتا ہے جن کا ذکر یسعیاہ نبی کی بشارت میں ہوا ہے جو کہ حسب ذیل ہیں:۔

ایک آواز نے کہا تو پکار (قَرَأ) اور اس نے جواب دیا (اقرأ) میں کیا پکاروں؟

مصدر قَرَأ جو کہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ ...... میں قرآن شریف نے استعمال کیا ہے وہی مصدر یسعیاہ نبی نے استعمال کیا دونوں جگہ ایک ہی مفہوم میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ یہ اتفاقی توارد نہیں بلکہ نہایت عجیب بات ہے۔''

مستشرقین کا یہ اقرار قابل غور ہے۔

یسعیاہ نبی کی بشارت سے ظاہر ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے ڈیڑھ ہزار سال پیشتر دنیا کو یہ بتا دیا گیا کہ پیغمبر عرب پر وحی کے نزول کی کیا کیفیت ہوگی؟ جس آسمانی وحی کی اساس لفظ قَرَأ ہو اس کا نام قرآن، نہایت درجہ حکیمانہ نام ہے۔

منادی اور اعلان عام

تورات اور صحفِ انبیاء میں قرأ کے ایک معنی منادی کرنے اور اعلان کرنے کے آئے ہیں۔ یہ معنے دراصل ''پڑھنے'' کے ذیل میں آجاتے ہیں۔ قرأ کے معنے خود پڑھنے اور بلند آواز سے پڑھ کر سنانے کے

ہیں تا کہ دوسرے سن لیں۔ظاہر ہے کہ اعلان، منادی اور بلند آواز سے پکارنے کے معنی اس میں شامل ہیں۔ قرأ کے معنے پیغام کے پہنچانے کے بھی ہیں۔"اقرأ علیہ السلام" کے معنی ہیں۔"میرا سلام اس کو پہنچا دو۔" پرویز صاحب کی کتاب لغات القرآن میں لکھا ہے:-

"بعض کا خیال ہے کہ قرأ عبرانی لفظ ہے جس کے معنی اعلان کرنے کے ہیں۔اس اعتبار سے اقرأ باسم ربک کے معنی ہوں گے تو اپنے نشوونما دینے والے کی صفتِ ربوبیت کا عام اعلان کردے یہ وہی چیز ہے جسے سورۃ مدثر میں قم فانذر سے تعبیر کیا گیا ہے۔اس سے قرآن کے معنی اعلان عام کے ہوں گے۔"

حل لغت سے ظاہر ہے کہ عربی میں قرأ کے معنے "بلند آواز سے پڑھ کر سنانے"، "پیغام پہنچانے" کے ہیں۔اعلان اور منادی کے معنی قرأ کے وسیع تر معانی میں شامل ہیں۔عبرانی کی طرف رجوع غیر ضروری ہے کیونکہ بجائے خود عربی کی خوشہ چینی اور اس کی شاخ ہے۔

(5) منادی یا اعلان عام میں جس طرح بادشاہ یا حاکم کا فرمان پڑھا جاتا ہے۔اسی طرح اقرأ میں حکم ہوا کہ اے بندے آج سے تو میرا منادی ہے اعلان کر دے کہ ایک لمبے زمانہ کے بعد دوبارہ وحی کا نزول شروع ہوتا ہے اس پروردگار کے نام سے اعلان کر جس نے تجھے پیدا کیا، جس نے انسان کو اپنے تعلق محبت کے خمیر سے گوندھا۔قرأ کے ان معنوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

"اقرأ وہ پہلا لفظ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم ﷺ پر نازل ہوا اور جس میں اسلام کے ظہور کے ساتھ ہی بعض عظیم الشان پیشگوئیوں کا اعلان کر دیا گیا۔اقرأ کے اصل معنے گو کسی لکھی ہوئی چیز کے پڑھنے کے ہیں مگر اس کے ایک معنے اعلان کرنے کے بھی ہیں۔اور یہ دونوں معنے ایسے ہیں جو اس مقام پر نہایت عمدگی کے ساتھ چسپاں ہوتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ علق صفحہ 249)

ان معنوں کے لحاظ سے قرآن وہ کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ کا فرمان پڑھ کر سنانے والی ہے جس میں نسل انسانی کی بہبود کیلئے اعلان عام ہے جس میں اوامر و نواہی کی منادی ہے۔

غزلات سلیمان

(6) بیسویں صدی کے شروع میں قرون اولیٰ کے نصاریٰ کی دریافت "غزلات سلیمان" کا انکشاف ہوا۔ یہ صحیفہ سریانی نظموں کا مجموعہ ہے بعض نظمیں حواریوں کی طرف اور بعض حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف منسوب ہیں۔غزل نمبر 23 میں ایک آسمانی کتاب کے نزول کی بشارت ہے۔لکھا ہے:-

"اللہ تعالیٰ کا ارادہ ایک خط کی مانند تھا۔اس کی مرضی آسمان سے اتری اور وہ اس تیر کی طرح بھیجی گئی جو نہایت تیزی سے کمان سے چھوڑا گیا...... یہ خط دراصل ایک فرمان تھا جس میں تمام کے تمام علاقے مخاطب تھے۔

یہ خط دراصل ایک بڑی کتاب تھی جس کا ہر ہر حرف خدا کی انگلی نے لکھا تھا۔"

Odes of soloman ode (No,23)

The lost Books of the Bible by the Word Publishing Company New York.

اس غزل میں آسمانی خط کو حکم اور فرمان کا نام دیا گیا۔قرآن اسی فرمان کا اعلان عام ہے۔

(7) قرأ کے بنیادی معنی ہیں جمع کرنا (ابن فارس)

اقرأت الناقۃ کے معنی ہیں نر کا مادہ منویہ اونٹنی کے رحم میں قرار پا گیا اور جمع ہو گیا۔قرأت الناقۃ اونٹنی حاملہ ہو گئی۔خون کے رحم میں جمع ہونے کو بھی قراء کہتے ہیں۔

زجاج نے کہا ہے قرآن بھی یہیں سے فعلان کے وزن پر مصدر ہے اس کے معنی جمع کرنے کے ہیں قرآن کو قرآن اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ سورتوں کو جمع کرتا ہے اور انہیں ایک دوسرے سے ملاتا ہے۔ابن الاثیر نے کہا ہے کہ کتاب اللہ کو قرآن اس لئے کہتے ہیں کہ اس نے اپنے اندر قصص، امر، نہی، وعدہ، وعید اور آیات اور سورتوں کو باہم دگر جمع کر دیا ہے۔امام راغب کہتے ہیں کہ اس کا نام قرآن اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ خدا کی نازل کردہ تمام کتابوں کے ثمرہ کو اپنے اندر جمع کئے ہوئے ہے بلکہ تمام علوم کے محاسن کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

ان معنوں کے لحاظ سے قرآن جامع اور مہیمن کتاب ہے۔آیت کریمہ فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ میں انہی معنوں کی طرف اشارہ ہے۔

(8) لفظ قرآن میں یہ پیشگوئی ہے کہ یہ کتاب سب سے زیادہ پڑھی جائے گی۔فلپ حتی اپنی کتاب تاریخ عرب میں رقمطراز ہیں:-

"اگرچہ قرآن مجید عہد آفریں کتابوں میں سب سے کم عمر ہے لیکن دنیا میں جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔"

(9) اس وضاحت کے بعد اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ قرآن سریانی لفظ ہے یا عربی قرأ کی لغت سریانی کی مرہون منت ہے یا عربی کی؟ ولہاسن کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ قرأ کے معنی عربی میں پڑھنے کے ہیں۔ اپنے اصل کے لحاظ سے یہ عربی معنی نہیں بلکہ سریانی ہیں۔سامی زبانوں میں چونکہ سینکڑوں الفاظ مشترک ہیں اس لئے اصلیت الفاظ کو پرکھنے کیلئے کوئی معیار ہونا چاہئے۔علم اللسان کا مسلمہ معیار یہ ہے کہ جس زبان میں کسی لفظ کے مکمل معانی موجود ہوں، بنیادی معنے بھی ہوں اور ثانوی بھی ہوں، وہ لفظ اسی زبان کا سرمایہ ہے مثلاً قرأ کا روٹ لیجئے عربی میں اس کے بنیادی معنی جمع کرنا، اکٹھا کرنا اور سمیٹنا کے ہیں۔چونکہ پڑھتے وقت ہماری نظر میں سارے الفاظ مجتمع ہو جاتے ہیں حروف و کلمات کو یکجا کرنے کے بعد پڑھنے کا عمل شروع ہوتا ہے اس لئے عربی میں پڑھنے کے لئے بھی قرأ آیا ہے پھر چونکہ کسی فرمان یا حکم کا پڑھنا گویا اعلان عام ہوتا ہے اس لئے قرأ کے معنے اعلان کے بھی ہیں۔عربی میں یہ سارے معنی اور دیگر ثانوی معانی مستعمل ہیں لیکن دوسری سامی زبانوں میں بنیادی معنی تو سرے سے مفقود ہیں ثانوی معانی بھی سب کے سب نہیں ملتے۔مثلاً عبرانی میں قرأ کے معنی پڑھنے، پکارنے، چلانے، اعلان یا منادی کرنے کے ہیں۔جمع کرنے اور سمیٹنے کے بنیادی معنے نہیں ملتے۔گویا صرف ثانوی معنی موجود اور حقیقی معنی مفقود ہیں۔سریانی میں قرأ کے معنی پڑھنے کے ہیں دوسرے معانی نظر انداز ہو گئے۔اس کے برعکس عربی میں مکمل

(باقی صفحہ 6 پر)

بابر شبیر صاحب

فٹ بال کی مختصر تاریخ

فٹ بال دنیا کا سادہ ترین کھیل ہے فٹ بال کی ٹیم گیارہ کھلاڑیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔یہ سادہ کھیل دنیا کا مقبول ترین کھیل بن چکا ہے۔

2500 سال پہلے چین میں اس قسم کا کھیل کھیلا جاتا تھا۔اس کا نام "Tsu Chu" تھا چینی زبان میں "Tsu" کا مطلب گیند کو پاؤں سے کک کرنا جبکہ "Chu" مطلب بھس بھرا ہوا چمڑے کا گیند ہے۔

فٹ بال کی ابتداء کے کچھ شواہد یوگوسلاویہ، یونان اور انگلینڈ سے بھی ملتے ہیں یونان میں یونانی لوگ "Episkyros" نامی ایک کھیل کھیلتے تھے جس کا مطلب ہے "کک کرنا اور ہاتھ سے پھینکنا"

کہا جاتا ہے کہ رومن بادشاہ جولیس سیزر قیصر چاہتا تھا کہ اس کی فوج کے سپاہی اپنی جسمانی فٹنس اچھی رکھیں اس کے لئے اس نے "Episkyros" نامی کھیل کو "Harpastum" کے نام میں تبدیل کر دیا۔اس کھیل میں پانچ صد کھلاڑی شریک ہو سکتے تھے۔

رومن اس کھیل "Harpastum" کو 1500 سال بعد انگلینڈ لے آئے لیکن اس قسم کا کھیل (جس میں بال کو کک کرنا) انگلینڈ میں پہلے سے موجود تھا۔11ویں صدی میں یہ کھیل انگلینڈ میں بہت مقبول ہو گئی اس کھیل میں کھلاڑیوں کے کئی گروپ بنا دیئے جاتے اور اس کو کئی میلوں پر محیط میدان میں کھیلا جاتا تھا اس وقت اس کے متعلق کوئی واضح قانون وضع نہیں تھے۔

1314ء میں یہ کھیل اس قدر مقبول ہو گیا کہ کنگ ایڈورڈ دوم نے اس کھیل کو غیر قانونی قرار دے دیا کیونکہ لوگ اپنے کام کی طرف کم توجہ دیتے تھے یہ قانون سولھویں صدی تک قائم رہا۔

ماڈرن فٹ بال کا آغاز 18ویں صدی میں انگلینڈ سے شروع ہوا۔یہ کھیل انگلینڈ کے کئی سکولوں میں کھیلی جاتی تھی لیکن اس وقت بھی اس کے کوئی واضح قواعد نہیں تھے۔24 / اکتوبر 1857ء میں انگلینڈ میں فٹ بال ایسوسی ایشن (FA) نے اس کھیل کو جامع شکل دے دی۔

1862ء میں جے سی تھرنگ (J.C.Thring) نامی شخص نے اس کھیل کے لئے قانون لکھے 1863ء میں لندن فٹ بال ایسوسی ایشن بنائی گئی۔1870ء میں ایک ٹیم میں گیارہ کھلاڑیوں کا قانون بنایا گیا۔

1871ء میں فٹ بال ایسوسی ایشن نے پہلی دفعہ چیمپئن شپ منعقد کروائی جس میں تمام فٹ بال کلبوں کو دعوت دی گئی۔جبکہ 1885ء میں فٹ بال ایسوسی ایشن کو پروفیشنل ٹیموں کے لئے بنا دیا گیا۔

18ویں صدی کے آخر میں فٹ بال دنیا میں پوری طرح متعارف ہو چکا تھا۔

(The Federation International de Football Association) FIFA پیرس میں 21 / مئی 1904ء میں قائم ہوئی۔

فٹ بال اب دنیا کے تقریباً 200 ممالک میں کھیلا جاتا ہے۔

اب تک 17 ورلڈ کپ منعقد کئے جا چکے ہیں جن میں سے 5 مرتبہ برازیل (1958ء، 1962ء، 1970ء، 1994ء، 2002ء) 3 بار جرمنی (1954ء، 1974ء، 1990ء) 3 دفعہ اٹلی (1934ء، 1938ء، 1982ء) 2 دفعہ یوراگوائے (1930ء، 1950ء) 2 بار ارجنٹائن (1978ء، 1986ء) ایک مرتبہ انگلینڈ (1966ء) اور ایک بار فرانس (1998ء) فاتح رہے۔

1978ء کے ورلڈ کپ سے فیئر پلے پرائز (Fair Play Prize) کا ایوارڈ شروع کیا گیا جو اب تک جاری ہے۔

Fair Play Prize

ارجنٹائن (1978ء)، برازیل (1982ء)، برازیل (1986ء) انگلینڈ (1990ء)، برازیل (1994ء)، انگلینڈ فرانس (1998ء)

اب تک دنیا کے 60 ممالک ورلڈ کپ کھیل چکے ہیں۔ان میں برازیل واحد ملک ہے جو کہ تمام ورلڈ کپ کھیل چکا ہے۔

سویڈن میں کھیلے گئے 1958ء کے ورلڈ کپ میں فرانس کے فونٹینائن (Fontanine) نے کل 13 گول سکور کئے جو اب تک ریکارڈ ہے۔

قوموں کی تباہی کی وجوہات

خواجہ اطہر ظہور بٹ صاحب

قوم نوحؑ

قوم نوحؑ پانچ ہزار سال قبل مسیح دریائے دجلہ اور فرات کی وادیوں میں آباد تھی۔ طاقت، علم اور دولت کے لحاظ سے یہ قوم گئی گزری نہیں تھی مگر اس میں ایک خرابی پیدا ہوگئی تھی کہ یہ امیر اور غریب میں تقسیم ہوگئی تھی۔ اچھے اور برے کو امارت اور غربت کے معیار پر پرکھا جاتا تھا۔ سیرت و کردار کو کوئی اہمیت حاصل نہ تھی۔ قانون اسی کا تھا جسے دولت اور اقتدار حاصل تھا۔ دوسری خرابی اس قوم میں یہ پیدا ہوگئی تھی کہ آباؤ اجداد سے وراثت میں لئے ہوئے رسم و رواج اور معاشرتی طور طریقوں کو مذہب جتنا مقدس سمجھتے تھے۔ حضرت نوحؑ اس قوم کو راہ راست پر لانے کے لئے مبعوث ہوئے۔ قوم اپنے سرداروں کے ہاتھوں ظلم اور بے انصافی کی اذیت میں پڑی تڑپ رہی تھی۔ حضرت نوحؑ نے اللہ کے اس پیغام کا پرچار کیا کہ ہر انسان قابل احترام ہے اور برتری اسے حاصل ہے۔ جس کا کردار بلند ہے اور جس کے پاس عقل و دانش اور انسانیت کا درد ہے۔ غریب لوگوں نے حضرت نوحؑ کو سر آنکھوں پر بٹھایا مگر اکابرین اور سرداران قوم نے انہیں پاگل تک کہہ ڈالا اور کہا کہ تیری آواز پر لبیک کہنے والے کون ہیں؟ ہمارے کھیتوں میں ہل چلانے والے۔ ہماری جوتیاں مرمت کرنے والے۔ ہمارے کپڑے سینے اور دھونے والے اور اسی قسم کے گھٹیا اور ادنیٰ لوگ تمہیں جانے کیا سمجھ بیٹھے ہیں۔ کیا تو ہمیں بھی اپنا پیروکار بنا کر ان لوگوں کے برابر کھڑا کرنا چاہتا ہے۔ حضرت نوحؑ نے کہا کہ میں جو کہہ رہا ہوں یہ تو اللہ کا پیغام ہے اور جب تم اللہ کے سامنے جاؤ گے تو اس پر اپنی امارت کی دھونس نہیں جما سکو گے۔ اس کی بجائے اپنے اعمال بد کی سزا پاؤ گے۔ اب جب کہ میں اللہ کی طرف سے تم تک پیغام اور احکام پہنچا چکا ہوں۔ تم سزا سے بچ نہیں سکو گے۔ وہ دولت کے نشے میں سرشار تھے بولے اے نوحؑ ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ غلام آقا کی برابری میں، کسان مالک کی برابری میں اور کمتر بہتر کی برابری میں بیٹھے۔ ہماری قوم کو ہمارے سر پر نہ چڑھاؤ۔ حضرت نوحؑ نے جواب دیا کہ میں اللہ کو کس طرح راضی کروں گا۔ سرداروں نے کہا کہ ہم تیری یہ باتیں تادیر برداشت نہیں کریں گے۔ ان سرداروں نے اپنے مذہبی پیشواؤں کو نوحؑ کے پیچھے ڈال دیا کہ یہ آباؤ اجداد کے مذہب کا منکر ہے اور پوری قوم کو مذہب سے متنفر کر رہا ہے۔ مذہبی پیشواؤں اور حاکمان قوم نے مل کر نوحؑ اور ان کے پیروکاروں کا جینا حرام کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے جب دیکھا کہ یہ لوگ کھیتوں اور مویشیوں کی ملکیت کے نشے میں لوگوں کو حقیر سمجھتے ہیں اور ان کے روزی رساں بنے پھرتے ہیں تو اللہ نے حضرت نوحؑ کو ایک کشتی بنانے کے اشارے دئے۔ اکابرین قوم نے جب نوحؑ کو کشتی بناتے دیکھا تو ان کی ہنسی اڑانے لگے کہ دیکھو یہ پاگل کیا کر رہا ہے۔ کشتی تیار ہوگئی تو اللہ نے نوحؑ کو کہا کہ تو اور تیرے خاندان کے افراد اس کشتی میں سوار ہو جائیں۔ میں سب کو بچا لوں گا۔ پھر ایک طوفان باد و باراں آیا آسمان کے بند ٹوٹ گئے۔ اتنا پانی برسا کہ خشکی اور سمندر ایک ہو گئے۔ وادیاں پانی سے لبریز ہوگئیں۔ چٹانیں ڈوبیں پہاڑیاں ڈوبیں۔ اللہ کے منکروں کی بستیاں ڈوبیں۔ بستیوں کے باسی ڈوبے۔ لیکن نوحؑ اپنے خاندان کے ساتھ کشتی میں بیٹھے اوپر ہی اوپر ابھرتے گئے۔ حضرت نوحؑ نے دیکھا کہ تباہ ہونے والوں میں ان کا اپنا بیٹا بھی ہے۔ انہوں نے اللہ سے کہا کہ تیری ذات باری نے تو وعدہ فرمایا تھا کہ میرا سارا خاندان بچ جائے گا لیکن بچ نکلنے والوں میں میرا بیٹا نہیں ہے۔ اللہ نے جواب دیا کہ وہ صحیح نہیں۔ اگر تیرا بیٹا گنہگار ہے تو اسے اپنے خاندان کا فرد نہ سمجھ۔ پھر وہ قوم ملیامیٹ ہوگئی۔

قوم عاد

قوم عاد نوحؑ کی قوم کے بعد تاریخ میں ابھری۔ اس قوم کی حکومت۔ عرب۔ شام اور مصر تک پھیلی ہوئی تھی۔ یہ قوم علم و حکمت اور دولت و ثروت سے مالا مال تھی لیکن حکومت کا حق چند ایک افراد کو حاصل تھا۔ یہ لوگ کمزوروں اور ناتوانوں کو غلام بنائے رکھتے اور ان سے اتنا کام لیتے کہ ان کی ہڈیاں ٹوٹ جاتی تھیں۔ صاحبان اقتدار جابر اور ظالم تھے۔ ان میں ایک خرابی یہ بھی تھی کہ اپنی یادگاریں تعمیر کرواتے تھے اور یہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر بنائی جاتی تھیں تاکہ مرنے کے بعد بھی قوم ان کی برتری سے مرعوب رہے۔ قوم کا حق مار کر اپنے خزانے بھرتے تھے۔ اللہ نے انہیں قوم مجرمین کہا ہے۔ انہیں ہدایت کی روشنی دکھانے کے لئے حضرت ہودؑ مبعوث ہوئے۔ مگر عاد کے سرداروں نے جو اپنے آپ کو قوم کا دیوتا سمجھتے تھے حضرت ہودؑ کے ساتھ وہی سلوک کیا جو نوحؑ کے ساتھ ان کی قوم نے کیا تھا۔ حضرت ہودؑ نے انہیں تباہی سے ڈرایا تو انہوں نے اس بات کا مذاق اڑایا۔ قرآن حکیم میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ کے یہ الفاظ نظر آتے ہیں ''اور جس تباہی کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے اس نے انہیں ہر طرف سے گھیر لیا''۔ یہ قوم صفحہ ہستی سے مٹ گئی۔ ان کی بنائی ہوئی یادگاروں سے مرعوب ہونے والا کوئی نہ رہا۔

قوم صالحؑ

تباہی کی ایسی ہی کہانی قوم ثمود کی ہے جو وادی قریٰ میں آباد تھی اس قوم کو بھی چند ایک دولت مند افراد نے اپنا غلام بنا رکھا تھا۔ یہ گروہ انسانیت کی تذلیل کو اپنا حق سمجھتا تھا اس کی کوشش یہی رہتی تھی کہ قوم کی محنت کی کمائی کسی نہ کسی بہانے قانون کی زد میں لا کر اپنے خزانوں میں اکٹھی کر لی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت صالحؑ کو بھیجا کہ ان سرداروں سے کہو کہ جنہیں تم غلام سمجھتے ہو یہی لوگ اللہ کو عزیز ہیں مگر حضرت صالحؑ کو اکابرین قوم نے جنہوں نے دولت اور طاقت کے زور پر اپنے آپ کو قوم پر ٹھونس رکھا تھا۔ وہی کچھ کہا جو ان سے پہلی اقوام کے خود سر سرداروں نے نوحؑ اور ہودؑ سے کہا تھا۔ انہوں نے حضرت صالحؑ کا مذاق اڑایا۔ برا بھلا کہا۔ حضرت صالحؑ کو قوم کی نظروں سے گرانے کے لئے ان کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈہ کیا اور ان پر جھوٹے الزامات عائد کئے۔ وہ سمجھ نہ سکے کہ وہ حضرت صالحؑ کا نہیں اللہ تعالیٰ کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ وہی ہوا جو قوم نوحؑ اور قوم عادؑ کا ہو چکا تھا۔ ان کی بستیاں اجڑ گئیں۔ ان کے محل ویران ہو گئے۔ ان کے مویشی ہلاک ہو گئے اور یہ لوگ تاریخ میں ایک عبرت انگیز کہانی چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے زمین میں گم ہو گئے۔

قوم شعیبؑ

قوم مدین کی داستان بھی ایسی ہی ہے۔ یہ قوم کوئی ڈیڑھ ہزار سال قبل مسیح شام کے قریب آباد تھی۔ یہ تاجر قوم تھی۔ تجارت میں دھوکا ان کا شیوہ تھا۔ ان میں ہر وہ خرابی اور بددیانتی موجود تھی جو آج کے تاجروں میں پائی جاتی ہے۔ مال کم دیتے اور قیمت زیادہ لیتے تھے۔ ملاوٹ کرتے اور وزن بڑھانے کے طریقے استعمال کرتے تھے۔ اس بددیانتی سے وہ جو دولت اکٹھی کرتے تھے اس کے زور سے وہ قوم پر حکومت کرتے تھے قوم ان کی رعایا بھی تھی اور ان کے مال کی گاہک بھی۔ آج تاجر اور دکاندار جو حشر اپنی قوم کا کر رہے ہیں وہ مدین کے سردار اپنی قوم کا کرتے تھے۔ مال، اناج اور دولت ان کے پاس تھی اور حاکم بھی انہیں کے ہاتھ میں تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیبؑ کو ان لوگوں کو نیکی کی راہ پر ڈالنے کے لئے بھیجا۔ آپ نے انہیں احکام خداوندی سنائے تو وہ حیران ہو کر بولے کہ شعیب تم تو ہم میں سے ہو۔ یہ کیسی باتیں کرنے لگے ہو کہ ہم جو کماتے ہیں یہ قوم کے غرباء میں تقسیم کر دیں؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا اس طرح قوم خوشحال نہیں ہو جائے گی؟ اور جب قوم خوشحال ہو جائے گی تو اس کی عقل ٹھکانے آ جائے گی اور وہ ہماری برابری کا دعویٰ نہیں کرے گی؟ ہم بھلا قوم کو اپنی تقدیر اپنے ہاتھ میں لینے کا حق کیونکر دے سکتے ہیں؟

حضرت شعیبؑ کو پاگل اور مجذوب قرار دیا گیا۔ سرداران قوم نے ان سے قطع تعلق کر کے ان کا جینا حرام کر دیا۔ حضرت شعیبؑ بھی چونکہ سرداران کے ہی ایک خاندان کے فرد تھے۔ اس لئے سرداران نے انہیں کہا کہ تم ہمارے قبیلے میں سے نہ ہوتے تو ہم تمہیں سنگسار کرا چکے ہوتے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو عبرت کا سامان بنا دیا کچھ وقت تک ان کے کھنڈر نظر آتے رہے۔ پھر اللہ کی زمین نے انہیں بھی نگل لیا۔

موجودہ زمانے کی قباحتیں

موجودہ زمانہ میں بھی طرح طرح قباحتیں پھیل چکی ہیں۔ جن میں سے ایک جنسی بے راہ روی ہے۔ لوگوں پر حیوانی اور سفلی جذبات غالب آ گئے ہیں۔ اجتماعی آبرو ریزی کے واقعات ایک معمول بن گئے ہیں۔ کم سن بچوں کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور پھر ثبوت ختم کرنے کے لئے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے۔ انسانی نفسیات کو سمجھنے والے کہتے ہیں کہ انہیں حیوانی جذبات کہنا غلط ہے کیونکہ حیوانوں میں جنسی انحراف نہیں ہوتا۔ وہ اس ضرورت کو اوقات کا پابند رکھتے ہیں یہ انسان ہے جو حدیں پھلانگ گیا ہے۔ اور اس نے سفلی جذبات کی تسکین کے لئے ایسے طریقے اختیار کر لئے ہیں جو حیوانوں کے ہاں رائج نہیں۔

اللہ نے عصمت اور حیا کو بہت زیادہ قدر و منزلت اور اہمیت عطا کی ہے۔ یہ مرد کی آمریت اور خود ساختہ برتری کا مظاہرہ ہے کہ اس نے عصمت اور حیا کو عورت کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے اور معاشرے میں یہ حکم جاری رکھا ہے کہ عورت پر لازم ہے کہ اپنی عصمت کی حفاظت کرے اور حیا کو اپنا زیور سمجھے۔ مرد خود چاہے کتنا ہی بے حیا اور عصمت بریدہ ہو جائے کوئی باز پرس نہیں۔ درحقیقت عصمت مرد کی بھی ہوتی ہے اور حیا اگر عورت کا زیور ہے تو یہ مرد کی تلوار بھی ہے اور ڈھال بھی۔ مرد جو اپنی عصمت سے دست بردار ہوا اور حیا کو اتار پھینکا وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اتنا ہی گنہگار ٹھہرا جتنی عورت۔ قرآن کریم میں دونوں کی سزا ایک جیسی مقرر ہے۔

قوم لوط کا انجام

اللہ تعالیٰ نے بدکاری اور بے حیائی کے گھناؤنے گناہ کی جو سزا قوموں کے لئے مقرر کی ہے اس کے آثار اس زمانہ میں ملے ہیں۔ اردن اور فلسطین کے درمیان بحیرہ مردار کے نام کا ایک سمندر ہے۔ اس کے جنوبی حصے میں پانی کے نیچے ایک شہر کے آثار دیکھے گئے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ قوم لوط کا ایک بہت بڑا شہر تھا جس کا نام سدوم تھا اس کے تھوڑی ہی دور سمندر کے اندر ایک اور شہر کا پتہ ملا ہے۔ یہ بھی قوم لوط کی بہت بڑی بستی تھی اس کا نام گھوارہ بتایا گیا ہے۔ اس دور کی دستاویزات میں ان شہروں کا ذکر آتا ہے۔ قوم لوط اسی علاقہ میں بحیرہ مردار کے جنوب میں آباد تھی۔ سمندر کے علاوہ زمین پر بھی اس قوم کی تباہی کے آثار ملتے ہیں۔ اس قوم کے گناہوں کی تفصیل بڑی شرمناک ہے۔ مختصر یہ کہ قوم حیوانوں کی سطح سے بھی

باقی صفحہ 6 پر

سید نعیم احمد شاہ صاحب

میرے والد سید عزیز اللہ شاہ صاحب

ہمارے دادا جان حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب حضرت اقدس مسیح موعود کے ممتاز رفقاء میں سے تھے۔ آپ کے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔ چار بیٹے خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے حافظ قرآن تھے جن میں میرے والد سید عزیز اللہ شاہ صاحب بھی شامل تھے۔

برصغیر ہندو پاک میں پارٹیشن کے بعد 48 سال کی عمر میں میرے والد صاحب کی وفات ہوئی۔ میرے بڑے بھائی سید کلیم اللہ شاہ صاحب مرحوم اس وقت تعلیم الاسلام کالج میں پڑھتے تھے۔ انہیں اپنڈے سائٹس کا حملہ ہوا اور میو ہسپتال لاہور میں داخل تھے۔ ان ایام میں یہ اپریشن کافی پیچیدہ ہوا کرتا تھا۔ والد صاحب کا قیام ان دنوں جہلم میں تھا۔ آپ کو کلیم بھائی کی تکلیف کا پتہ چلا تو فوراً لاہور کے لئے روانہ ہوئے۔ والد صاحب مرحوم کو آموں کا بڑا شوق تھا۔ ان دنوں انڈیا سے آم آیا کرتے تھے اور شرارت سے بعض دفعہ ہندو آموں کو زہریلے ٹیکے لگا دیا کرتے تھے۔ والد صاحب نے بھی کوئی ایسا ہی آم کھا لیا۔ سفر میں آپ کو بہت تکلیف ہوئی اور لاہور پہنچے تو آپ کو بھی میو ہسپتال کے یورپین وارڈ میں داخل کیا گیا۔ مجھے جہلم تار آئی کہ فوراً لاہور پہنچو۔ والد صاحب کے معدہ کی مرکزی آنت کو بند کر دیا گیا تھا اور دو تین دن آپ کو ڈرپس پر ہی رکھا گیا۔ تیسرے دن صبح والد صاحب کی طبیعت سخت خراب ہوگئی۔ آپ کو شدید گھبراہٹ تھی۔ آپ نے تمام ڈرپس وغیرہ اتار دیں۔ میں نے والدہ صاحبہ کو بلایا۔ والد صاحب پر نزع کا عالم طاری تھا۔ والدہ صاحبہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور والد صاحب سے مخاطب ہو کر کہنے لگیں کہ ان بچوں کو کس کے سہارے چھوڑے جا رہے ہیں۔ والد صاحب نے لرزتی ہوئی شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور اس عالم فانی سے رحلت فرما گئے۔ آپ کے باقی بھائیوں کو خیال تھا کہ کاش بچوں کی نگہداشت کی ذمہ داری انہیں سونپ دیتے مگر والد صاحب مرحوم کے اس ایک انگلی کے اشارے میں ایسی برکت پڑی اور خدا تعالیٰ نے ہمیں اس طرح سنبھالا کہ بڑے عمدہ رنگ میں ہماری نشو و نما ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے قدم قدم پر ہماری حاجات کو اپنے فضل سے پورا فرمایا۔ اس وقت ہم تین بھائی والدہ صاحبہ کے ساتھ تھے۔ کلیم بھائی جن کی عمر اس وقت 17 اور میری عمر 14 سال اور نسیم مرحوم گیارہ سال کے تھے۔

والد صاحب کی وفات کے بعد میری والدہ ساری عمر بیوہ رہیں۔ انہوں نے بڑی محنت کے ساتھ، محبت اور دعاؤں کے ساتھ ہماری پرورش فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند تر فرماتا رہے۔ والدہ صاحبہ کے علاوہ ہماری بڑی بہن سیدہ بشریٰ بیگم (مہر آپا) نے ہمارا بہت خیال رکھا۔ آپ حضرت مصلح موعود کے ساتھ شادی سے قبل بھی ہماری گارڈین تھیں۔ آپ ہم بھائیوں کو سکول کے لئے تیار کیا کرتی تھیں اور ہمارے کپڑوں، کتابوں کا خیال رکھتی تھیں۔ شادی کے بعد بھی آپ کی محبتیں اور شفقتیں ہمیشہ ہمیں حاصل رہیں۔

والد صاحب فارسٹ ڈیپارٹمنٹ میں آفیسر تھے۔ آپ کی وفات کے بعد جہلم کا سرکاری بنگلہ ہمیں چھوڑنا پڑا۔ ہم دو بھائیوں اور والدہ صاحبہ نے رتن باغ کے ایک کمرہ میں پناہ لی۔ بھائی کلیم تعلیم الاسلام کالج کے ہوسٹل میں ہوا کرتے تھے۔ ان دنوں ہمارے ایک ننھیالی عزیز پیر کرم شاہ صاحب مرحوم لاہور کے ڈپٹی کمشنر ہوا کرتے تھے۔ انہیں جب والد صاحب کی وفات کا علم ہوا تو تعزیت کے لئے آئے اور والدہ صاحبہ سے کہا کہ آپ کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، آپ کی کوٹھی قادیان میں رہ گئی ہے، میں آپ کو لاہور میں ایک کوٹھی الاٹ کر دیتا ہوں جو سکھ چھوڑ گئے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے کہا کہ میں کیا کہہ سکتی ہوں، میں بشریٰ سے پوچھتی ہوں۔ والدہ صاحبہ کو علم نہیں تھا کہ حضرت مصلح موعود نے ساری جماعت کو سختی سے منع کیا ہے کہ قادیان کی کسی عمارت کے عوض میں کوئی مکان وغیرہ الاٹ نہ کروائے۔ جب انہوں نے ہماری بڑی ہمشیرہ سیدہ بشریٰ بیگم (مہر آپا) سے پوچھا تو انہوں نے سختی سے کہا کہ خلیفہ وقت کا یہ حکم ہے اس لئے قادیان والی کوٹھی کے بدلہ میں یہاں کسی عمارت کی الاٹمنٹ کا خیال بھی دل میں نہ لائیں۔ اللہ تعالیٰ مالک ہے وہ خود ہی سامان کرے گا۔ چنانچہ پیر کرم شاہ صاحب مایوس ہو کر چلے گئے۔

جب ربوہ والی زمین خریدی گئی تو جو بھی پونجی والدہ صاحبہ کے پاس تھی اس سے آپ نے ایک کنال زمین لے کر دارالرحمت میں مکان بنا لیا۔ میں لاہور میں ٹی آئی کالج میں پڑھتا رہا۔ گریجوایشن کے بعد میں 1956ء میں انگلستان آ گیا اور 1963ء میں میری شادی ایک آسٹرین خاتون سے ہوئی۔ آسٹرین کا دستور ہے کہ لڑکی کو کافی جہیز دیتے ہیں۔ ایک روز لیور پول (Liverpool) اسٹریٹ سے کسٹم ڈیپارٹمنٹ کا خط آیا کہ فلاں دن فلاں وقت آپ آ جائیں، سارس برگ (آسٹریا) سے آٹھ کریٹ سامان کے آئے ہیں۔ ہم آپ کے سامنے کھولیں گے۔ اگر ان میں کوئی چیز کسٹم ڈیوٹی کے لائق ہوئی تو کسٹم ڈیوٹی چارج کریں گے۔ ان دنوں میری حالت یہ تھی کہ تنخواہ صرف 14 پونڈ ہفتہ تھی۔ خیر مقررہ وقت پر ہم وہاں پہنچے۔ کسٹم آفیسر نے کریٹ منگوائے اور جب پہلے کریٹ کو کھولا تو اس میں سب سے اوپر ایک پینٹنگ تھی۔ اس نے کہا آپ کو پتہ ہے کہ اس ملک میں پینٹنگز کے داخلہ کی اجازت نہیں، اس کے لئے خصوصی اجازت نامہ درکار ہوتا ہے۔ میری بیوی نے کہا کہ میرے والد صاحب سارس برگ میں گونگے اور بہرے بچوں کے انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر ہیں اور سکول کے بچوں نے Good will کے طور پر یہ پینٹنگ بنا کر ہماری شادی پر تحفہ دی تھی۔ اللہ کی شان کہ اس آفیسر نے باقی کریٹس کو کھولنے کی بجائے اسی طرح ہمیں دے دیئے۔ نہ صرف یہ کہ ہمیں کوئی کسٹم وغیرہ نہیں دینا پڑا بلکہ اس نے ہمیں بڑی محبت سے بٹھا کر چائے پلائی اور کہا کہ میری ایک ہی بیٹی ہے جو پیدائشی طور پر گونگی اور بہری ہے۔ مجھے اس انسٹی ٹیوٹ کا ایڈریس دیں میں اپنی بچی کو وہاں بھیجوں گا، ہو سکتا ہے وہاں وہ شفایاب ہو جائے۔ یہ ہے تو ایک چھوٹا سا واقعہ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے والد صاحب مرحوم نے وفات کے وقت آسمان کی طرف انگلی بلند کرتے ہوئے ہمیں جو خدا کے سپرد کیا تھا یہ اسی کا فیض اور اسی کی برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر مشکل وقت میں ہماری نصرت فرمائی اور پریشانیوں کو دور فرمایا۔ اسی طرح بعد میں انگلستان میں خدا تعالیٰ نے غیر معمولی حالات میں مکان بھی خریدنے کا سامان فرمایا۔ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں۔ یہ الہام حضور اور آپ کے غلاموں کے حق میں بارہا پورا ہوا اور آج بھی پورا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس عاجز نے اپنی زندگی میں بارہا مشاہدہ و تجربہ کیا ہے کہ اگر انسان خدا تعالیٰ کے حضور جھکے، اسی پر توکل کرے تو وہ اپنے عاجز بندوں کے لئے ہمیشہ کافی ہوتا ہے۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے سچے اور مخلص وفادار بندوں میں شامل فرمائے۔ ہمیں اپنے بزرگوں کی نیکیوں اور ان کی دعاؤں کا وارث بنائے اور ہمیشہ اپنے فضلوں اور رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔

(بقیہ صفحہ 5)

پست ہوگئی تھی اور اس نے سفلی جذبات کی تسکین کو ہی جینے کا مقصد بنا لیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں انسانیت کی تذلیل سے باز رکھنے کے لئے حضرت لوط علیہ السلام کو مبعوث کیا مگر ان کی بات سن کر لوگوں نے حیرت سے کہا کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ ہمیں گنہگار کہتا ہے اور اپنے آپ کو مقدس اور ہم سے برتر سمجھتا ہے؟ مختصر یہ کہ حضرت لوطؑ کی کسی نے نہ سنی جنسی لذت پرستی انسان کو پاگل پن کی حد تک پہنچا دیتی ہے۔ انسان پر پند و نصیحت کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ وہ اسی کو پاگل سمجھتا ہے جو اسے پاگل پن سے نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہی سلوک اس قوم نے حضرت لوطؑ سے کیا اور جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ یہ قوم اگر زندہ رہی تو بے حیائی اور جنسی بے راہ روی اگلی نسلوں تک جائے گی اور یہ دوسری قوموں میں بھی پھیل جائے گی تو اس قوم کی تباہی ضروری ہوگئی۔ یہ تباہی اس قوم کے لئے سزا بھی تھی اور اس کا مقصد یہ بھی تھا کہ ایسے گھناؤنے گناہ کے جراثیم اس قوم کے ساتھ ہی زمین میں دفن ہو جائیں۔ قرآن حکیم نے اس قوم کی تباہی کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ ان کی بلندیاں پستیوں میں بدل گئیں ان کے شہر ایسے تباہ ہوئے کہ ان کے اوپر پانی آ گیا اور گناہ کی ان بستیوں کو دنیا کی نظروں سے اوجھل کر دیا۔ زمین پر ان کی دوسری بستیوں کے بکھرے بکھرے کھنڈرات ملتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قوموں کی سزا دینے اور اپنا عذاب نازل کرنے سے پہلے اتمام حجت کرتا ہے دنیا میں نذیر بھیجتا ہے۔ اپنے برگزیدہ بندوں کے ذریعہ ڈراتا ہے۔ وہ بہت ڈھیل دیتا ہے۔ کیونکہ وہ غضب میں دھیما ہے اور اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے۔ لیکن انسان خدائی تنبیہات اور اس کے برگزیدہ پیاروں کے ڈرانے کے باوجود ایسے گناہوں اور برائیوں کے مرتکب ہوتے ہیں جو خدائی غضب کو دعوت دیتی ہیں۔

(بقیہ صفحہ 4)

معانی موجود ہیں۔ اس کا منطقی نتیجہ ہر عقل مند یہی نکالے گا کہ عربی چونکہ سامی زبانوں میں مسلمہ طور پر قدیم ترین زبان ہے اس لئے قَرَأَ کے معنی عربی سے دوسری زبانوں میں گئے ہیں نہ کہ دوسری سامی زبانوں سے عربی میں آئے ہیں۔ قَرَأَ روٹ کا مصدر فُعْلانٌ کے وزن پر قرآن ہے۔ سریانی کا قِریانہ عربی میں آ کر قرآن نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ رجحان اور کفران کی طرح فُعلان کے وزن پر بہت سے الفاظ عربی میں موجود ہیں۔ قریانہ سریانی گرائمر کے مطابق ہے اور قرآن عربی قواعد کے مطابق۔

اس تحقیق سے ظاہر ہے کہ لفظ قرآن عربی خاتم کا نگینہ ہے عربی سے دوسری شاخیں پھوٹیں، خوشہ چینی انہوں نے کی نہ کہ عربی نے۔ ایک چشمہ کوہسار کی چوٹیوں سے نیچے گرتا ہے اور میدان میں آ کر ندی نالوں میں بٹ جاتا ہے اور راستے کی چیزیں اس میں شامل ہو جاتی ہیں کون شخص یہ کہے گا کہ یہ آلائشیں اوپر سے نیچے آئی ہیں؟ اس نکتہ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے مستشرقین نے جگہ جگہ ٹھوکر کھائی۔ لفظ قرآن پر تحقیق میں بھی یہی لغزش کارفرما ہے۔

گہرا رشتہ

محترم صوفی علی محمد صاحب درویش نمازوں اور تہجد کے پابند تھے اور لوٹے، مصلے اور بیت الذکر کے ساتھ گہرا رشتہ تھا۔

(وہ پھول جو مرجھا گئے حصہ اول ص 105)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 56951 میں امۃ القدیر

بیوہ للہ دتہ ناز مرحوم قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-2-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور سوا تولہ مالیتی اندازاً -/15000 روپے۔ 2۔ نقد رقم -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتہ القدیر گواہ شد نمبر 1 سعید اللہ کمال وصیت 41607 گواہ شد نمبر 2 افتخار احمد انور وصیت نمبر 38735

مسل نمبر 56952 میں فرزانہ کشور

بنت اللہ دتہ ناز مرحوم قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-2-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی سیٹ اندازاً مالیتی -/12000 روپے۔ 2۔ نقد رقم -/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فرزانہ کشور گواہ شد نمبر 1 سعید اللہ کمال وصیت نمبر 41607 گواہ شد نمبر 2 افتخار احمد انور وصیت نمبر 38735

مسل نمبر 56953 میں ثمینہ روبی

بنت عظمت اللہ خاں قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-2-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ثمینہ روبی گواہ شد نمبر 1 سعید اللہ کمال وصیت نمبر 41607 گواہ شد نمبر 2 افتخار احمد انور وصیت نمبر 38735

مسل نمبر 56954 میں حمیرا منیر

ولد چوہدری منیر احمد قوم جنبہ جٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 05-12-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ترکہ والد مرحوم مکان نمبر 8/26 برقبہ 6 مرلہ مالیتی اندازاً -/600000 روپے اس میں والدہ 4 بہنیں 3 بھائی حصہ دار ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حمیرا منیر گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد باجوہ ولد چوہدری غلام حیدر باجوہ گواہ شد نمبر 2 حسیب احمد شاہد ولد قریشی مبارک احمد دہلوی مرحوم

مسل نمبر 56955 میں منصورہ نواز

بنت محمد اسلم قریشی قوم قریشی صدیقی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی حلقہ راجیکی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-1-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ منصورہ نواز گواہ شد نمبر 1 محمود اسلم قمر ولد محمد اسلم قریشی صدیقی گواہ شد نمبر 2 مدثر احمد قریشی صدیقی ولد محمد اسلم قریشی صدیقی

مسل نمبر 56956 میں عطاء القدوس فاروقی

ولد ناصر رشید فاروقی قوم فاروقی پیشہ مزدوری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شکور پارک ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-1-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ از ترکہ والد مرحوم 12 مکان فروخت شدہ 2000ء بقیمت -/650000 روپے کا شرعی حصہ اس میں والدہ 6 بھائی ایک حصہ دار ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء القدوس فاروقی گواہ شد نمبر 1 طیب احمد ولد غلام حسن گواہ شد نمبر 2 غلام مرتضیٰ محمود ولد میاں عبدالحئی

مسل نمبر 56957 میں راجہ شبیر احمد طاہر

ولد راجہ شاہ سوار خاں مرحوم قوم چب راجپوت پیشہ پنشنر عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 20 ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-1-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ سہارا سرٹیفکیٹس مالیتی -/750000 روپے۔ 2۔ 10۔ ساڑھے دس کنال زرعی اراضی چک نمبر 20 مالیتی -/459375 روپے۔ 3۔ 45 کنال زرعی اراضی چک نمبر 165/9-L ضلع ساہیوال مالیتی -/787500 روپے۔ 4۔ موٹر سائیکل مالیتی -/35000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6100 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور منافع سرٹیفکیٹس مبلغ -/6300+30000 روپے سالانہ آمداز جائیداد آمد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد راجہ شبیر احمد طاہر گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد وڑائچ ولد چوہدری نذیر احمد گواہ شد نمبر 2 صوبیدار محمد رفیق ولد راجہ حکیم منصف خاں مرحوم

مسل نمبر 56958 میں راجہ آصف علی

ولد راجہ خادم حسین شہید قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 20 ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-2-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین 9 کنال 14 مرلہ (فی الحال رہن رکھی ہوئی ہے) اس وقت مجھے مبلغ -/1448 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد راجہ آصف علی گواہ شد نمبر 1 عاشق علی ولد راجہ اصغر علی مرحوم گواہ شد نمبر 2 صوبیدار محمد رفیق ولد راجہ حکیم منصف خان

مسل نمبر 56959 میں ھبۃ النور

بنت محمد اشرف جاوید قوم ملک پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خانپور ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-1-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ھبۃ النور گواہ شد نمبر 1 محمد عاطف جاوید وصیت نمبر 35198 گواہ شد نمبر 2 مرزا الیاس احمد وقار وصیت نمبر 29981

مسل نمبر 56960 میں طاہرہ محمد علی

بنت محمد علی ظفر قوم ملک پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اڈہ گلمرگ رحیم یار خان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 06-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ طاہرہ محمد علی گواہ شد

نمبر 1 زاہد محمود ولد اختر علی گواہ شد نمبر 2 احمد علی ولد نور محمد

مسل نمبر 56961 میں فائزہ احمد

بنت احمد علی ظفر قوم ملک پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اڈہ گلمرگ رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ فائزہ احمد گواہ شد نمبر 1 زاہد محمود ولد اختر علی گواہ شد نمبر 2 احمد علی ظفر والد موصیہ

مسل نمبر 56962 میں ثوبیہ نعیم

زوجہ نعیم الرشید قوم ڈوگر پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ھاسپٹل روڈ رحیم یار خان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-1-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ طلائی زیور 10 تولے مالیتی اندازاً -/100000 روپے۔ 2۔حق مہر وصول شدہ -/20000 روپے مزید قابل ادائیگی -/20000 روپے۔س وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ثوبیہ نعیم گواہ شد نمبر 1 نعیم الرشید خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 داؤد احمد ولد منیر احمد

مسل نمبر 56963 میں عثمان افتخار

ولد افتخار اسلم قوم افغان پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ایبٹ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 05-12-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عثمان افتخار گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد شریف وصیت نمبر 26218 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر اقبال مجید ولد کرنل مجید اللہ

مسل نمبر 56964 میں ڈاکٹر عبدالفتاح

ولد عبدالرحمٰن قوم چانڈیو پیشہ حکمت عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-2-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔از ترکہ والد مرحوم زرعی اراضی 4/1 ایکڑ واقع قمر آباد مالیتی -/600000 روپے۔2۔ پلاٹ واقع مورو شہرو مالیتی -/80000 روپے۔ 3۔ مکان واقع قمر آباد مالیتی -/50000 روپے (پلاٹ کی ادائیگی بقایا ہے) ۔4۔دکان برقبہ 25x12 مالیتی -/200000 روپے بمعہ ایک عدد کمرہ۔ 5۔ دوکان واقع قمر آباد 25x12 مالیتی -/25000 روپے ۔ ابھی پلاٹ کی مکمل ادائیگی نہیں کی۔اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار ......مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/40000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ڈاکٹر عبدالفتاح گواہ شد نمبر 1 طاہر محمود ولد ڈاکٹر عبدالفتاح گواہ شد نمبر 2 محمد اسداللہ وصیت نمبر 25196

مسل نمبر 56965 میں طاہر محمود

ولد ڈاکٹر عبدالفتاح قوم چانڈیو پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 06-2-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد طاہر محمود گواہ شد نمبر 1 محمد رضاء اللہ مربی سلسلہ وصیت نمبر 31106 گواہ شد نمبر 2 محمد اسداللہ وصیت نمبر 25196

مسل نمبر 56966 میں منور احمد

ولد غلام محمد قوم چانڈیو پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-2-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ترکہ والد مرحوم زرعی اراضی 4/1 ایکڑ واقع دیھ نبیز جی وارء مالیتی -/700000 روپے۔ 2۔ زرعی اراضی 52/1 ایکڑ واقع دیھ گجو بارڑی مالیتی -/416000 روپے۔اس ترکہ میں 2 والدائیں۔ 10 بھائی اور 4 بہنیں حصہ دار ہیں۔3۔ترکہ والدہ۔ والد مرحوم کے ترکہ میں جو ان کا حصہ بنتا ہے اس میں ہم 8 بھائی 2 بہنیں حصہ دار ہیں۔4۔ مکان واقع قمر آباد مالیتی اندازاً -/100000 روپے (ابھی پلاٹ کی ادائیگی نہیں کی) 5۔دوکان واقع قمر آباد مالیتی -/40000 روپے (ابھی پلاٹ کی ادائیگی نہیں کی)۔اس وقت مجھے مبلغ -/5400 روپے ماہوار......مل رہے ہیں۔اور مبلغ -/2500 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد منور احمد گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد ولد غلام محمد چانڈیو گواہ شد نمبر 2 محمد اسداللہ وصیت نمبر 25196

مسل نمبر 56967 میں احسان احمد

ولد ذوالفقار علی قوم جٹ دھاڑیوال پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-2-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد احسان احمد گواہ شد نمبر 1 ارشاد احمد ولد نذیر احمد گجر گواہ شد نمبر 2 برکت اللہ شاہد ولد ملک عطاء اللہ

مسل نمبر 56968 میں آصف محمود

ولد محمود احمد قوم راجپوت پیشہ سکول ٹیچر (ذاتی سکول) عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 06-2-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت سکول ٹیچنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد آصف محمود گواہ شد نمبر 1 محمود احمد منیر ولد عبدالواحد گواہ شد نمبر 2 ارشاد احمد ولد نذیر احمد گجر

مسل نمبر 56969 میں محمد رضوان طاہر

ولد محمد اسحاق ظفر قوم رحمانی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سول لائن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-2-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد رضوان طاہر گواہ شد نمبر 1 برکت اللہ شاہد ولد عطاء اللہ گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد ولد نذیر احمد

مسل نمبر 56970 میں وسیم احمد

ولد طالب حسین قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-2-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد وسیم احمد گواہ شد نمبر 1 محمود احمد نیر مربی سلسلہ ولد عبدالوحد گواہ شد نمبر 2 ارشاد احمد ولد نذیر احمد گجر

مسل نمبر 56971 میں محمد فراز احمد

ولد محمد ناصر احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 06-2-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ

کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد فراز احمد گواہ شد نمبر 1 ارشاد احمد ولد نذیر احمد گواہ شد نمبر 2 محمد ناصر احمد ولد ماسٹر امیر عالم

مسل نمبر 56972 میں فاطمہ گل

بنت جاوید احمد گل قوم جٹ گل پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-4-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فاطمہ گل گواہ شد نمبر 1 جاوید احمد گل وصیت نمبر 33410 گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد بٹ وصیت نمبر 29437

مسل نمبر 56973 میں طوبیٰ گل

بنت جاوید احمد گل قوم جٹ گل پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-4-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ طوبیٰ گل گواہ شد نمبر 1 جاوید احمد گل وصیت نمبر 33410 گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد بٹ وصیت نمبر 29437

مسل نمبر 56974 میں مطاہرہ رحمٰن

زوجہ عطاء الرحمٰن قوم غزنوی پٹھان پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔طلائی زیور 5 تولے مالیتی -/50000 روپے۔2۔حق مہر بذمہ -/7000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ مطاہرہ رحمٰن گواہ شد نمبر 1 فہیم الرحمٰن ولد عطاء الرحمٰن گواہ شد نمبر 2 عطاء الرحمٰن خاوند موصیہ

مسل نمبر 56975 میں نصیر اللہ خان

ولد ملک علی محمد قوم کھوکھر پیشہ پنشنر عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23-1-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ رہائشی مکان کھوکھر غربی ضلع گجرات کا 1/3 حصہ مالیتی -/250000 روپے۔ 2۔ 12 ایکڑ زرعی اراضی کھوکھر غربی ضلع گجرات کا مالیتی 1/3 حصہ مالیتی -/450000 روپے۔ 3۔ بینک بیلنس -/1956000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1600 روپے ماہوار بصورت فنڈ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد نصیر اللہ خان گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد وصیت نمبر 19473 گواہ شد نمبر 2 آفتاب احمد ولد نصیر اللہ خان

مسل نمبر 56976 میں شہزاد احمد

ولد رشید احمد قوم حجام پیشہ مزدوری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھیوا باجوہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد شہزاد احمد گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد بھٹی ولد منور احمد گواہ شد نمبر 2 حمید احمد ظفر ولد چوہدری رحمت علی

مسل نمبر 56977 میں فیض اللہ سیال

ولد چوہدری شاہ محمد سیال قوم جٹ سیال پیشہ زمیندارہ عمر 73 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جوڑہ ضلع قصور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6-11-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔زرعی اراضی 13 ایکڑ مالیتی -/6500000 روپے۔2۔رہائشی مکان 4 مرلہ مالیتی اندازاً -/150000 روپے۔اس وقت مجھے بصورت ٹھیکہ مبلغ -/130000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد فیض اللہ سیال گواہ شد نمبر 1 امان اللہ سیال ولد چوہدری شاہ محمد سیال گواہ شد نمبر 2 ضیاء اللہ سیال ولد شاہ محمد سیال

مسل نمبر 56978 میں عزیزہ بیگم

زوجہ چوہدری فیض اللہ سیال قوم جٹ سیال پیشہ خانہ داری عمر 73 سال بیعت 1982ء ساکن جوڑہ ضلع قصور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6-11-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔2۔از والدہ ایک ایکڑ زمین واقع لکھنکے ضلع قصور مالیتی -/800000 روپے۔3۔از والدہ ایک ایک زمین واقع ہیڈ ضلع قصور (شوریدہ) اندازاً مالیتی -/200000 روپے۔4۔طلائی زیور ساڑھے چار تولے مالیتی -/40000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ ...... روپے ماہوار بصورت ...... مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ عزیزہ بیگم گواہ شد نمبر 1 امان اللہ سیال ولد شاہ محمد سیال گواہ شد نمبر 2 ضیاء اللہ سیال ولد شاہ محمد سیال

مسل نمبر 56979 میں چوہدری منیر احمد

ولد چوہدری شریف احمد قوم کاؤاں جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اصغر کالونی جھڈو ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20-1-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔زرعی اراضی 14 ایکڑ مالیتی -/700000 روپے۔2۔رہائشی مکان برقبہ 100 مربع گز مالیتی -/50000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/42000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد چوہدری منیر احمد گواہ شد نمبر 1 چوہدری مظفر احمد ولد چوہدری محمد افضل گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں وصیت نمبر 28901

مسل نمبر 56980 میں ناصرہ

زوجہ محبوب احمد قوم سدھو پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ غلام نبی ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30-1-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر -/10000 روپے۔2۔طلائی زیور 44 گرام مالیتی -/47520 روپے۔3۔از ترکہ والد مرحوم حصہ زرعی زمین سندھو۔ پنجاب کا ملنے والا حصہ (ورثاء والدہ ہم 3 بہنیں اور 6 بھائی ہیں) میرا حصہ اندازاً مالیتی -/150000 روپے۔ترکہ کی ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ناصرہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری ظفر اللہ سدھو ولد چوہدری غلام نبی مرحوم گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں وصیت نمبر 28901

مسل نمبر 56981 میں مقصودہ اختر

زوجہ چوہدری ظفر اللہ سدھو قوم سدھو پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ غلام نبی ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30-1-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر -/15000 روپے۔2۔طلائی زیور 90 گرام مالیتی -/97200 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ مقصودہ اختر گواہ شد

نمبر 1 چوہدری ظفر اللہ سدھو خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں وصیت نمبر 28901

مسل نمبر 56982 میں نصیرہ بھٹی

زوجہ عزیز احمد بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ ٹیچر عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر 20000/- روپے۔ 2۔ طلائی زیور اڑھائی گرام مالیتی 2425/- روپے۔ 3۔ رہائشی پلاٹ برقبہ 1000 مربع فٹ واقع تالپور کالونی میرپور خاص کا 1/2 حصہ مالیتی 35000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 800/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نصیرہ بھٹی گواہ شد نمبر 1 عزیز احمد بھٹی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں وصیت نمبر 28901

مسل نمبر 56983 میں رضوانہ تبسم

بنت امیر احمد ورک قوم ورک پیشہ ٹیچر عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنھور کالونی میرپور خاص بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 31-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رضوانہ تبسم گواہ شد نمبر 1 امیر احمد ورک خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں وصیت نمبر 28901

مسل نمبر 56984 میں جنت کریم

زوجہ عبدالکریم بلوچ قوم مردانی پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 3-1-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ 900/- روپے۔ 2۔ طلائی زیور 52 گرام مالیتی 53936/- روپے۔ 3۔ سکنی پلاٹ برقبہ 148 مربع گز (بصورت تحفہ از خاوند) واقع سیٹلائٹ ٹاؤن سکیم نمبر 2 میرپور خاص مالیتی 100000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ جنت کریم گواہ شد نمبر 1 عبدالکریم بلوچ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں وصیت نمبر 28901

مسل نمبر 56985 میں نجمہ بلوچ

بنت عبدالکریم بلوچ قوم مردانی بلوچ پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 3-1-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 150/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نجمہ بلوچ گواہ شد نمبر 1 عبدالکریم بلوچ والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں وصیت نمبر 28901

مسل نمبر 56986 میں سیدہ راشدہ فاروق

زوجہ سید عمر فاروق شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 5-1-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر 30000/- روپے۔ 2۔ طلائی زیور 7 گرام مالیتی 7126/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سیدہ راشدہ فاروق گواہ شد نمبر 1 طارق محمود وصیت نمبر 25191 گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں وصیت نمبر 28901

مسل نمبر 56987 میں سیدہ نبیلہ محمود

زوجہ طارق محمود قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 5-1-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر 150000/- روپے۔ 2۔ طلائی زیور 18 گرام مالیتی 18180/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 20000/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سیدہ نبیلہ محمود گواہ شد نمبر 1 طارق محمود خاوند موصیہ وصیت نمبر 25191 گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں وصیت نمبر 28901

مسل نمبر 56988 میں عابدہ پروین

زوجہ محمد ادریس طاہر قوم گوندل پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 8-1-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند 75000/- روپے۔ 2۔ طلائی زیور 50 گرام مالیتی 42000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 7000/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عابدہ پروین گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس طاہر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں وصیت نمبر 28901

مسل نمبر 56989 میں محمد احمد مظہر

ولد بشیر احمد کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ستار نگر میرپور خاص بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 10-1-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ موٹر سائیکل مالیتی 40000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3500/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد احمد مظہر گواہ شد نمبر 1 سعد بن رفیق ولد میاں رفیق احمد آرائیں گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں وصیت نمبر 28901

مسل نمبر 56990 میں خالدہ پروین

زوجہ محمد احمد مظہر کھوکھر قوم آرائیں پیشہ ٹیچر عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 10-1-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند 50000/- روپے۔ 2۔ طلائی زیور 11 گرام مالیتی 11880/- روپے۔ 3۔ زیر رہائش مکان پر لگائی رقم 450000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 9000/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ خالدہ پروین گواہ شد نمبر 1 محمد احمد مظہر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں وصیت نمبر 28901

مسل نمبر 56991 میں احمد شفیق

ولد رفیق احمد ججہ قوم ججہ پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور خاص بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 16-1-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 250/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد شفیق گواہ شد نمبر 1 رفیق احمد ججہ والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد آرائیں وصیت نمبر 28901

مسل نمبر 56992 میں حافظ محمود احمد چوہدری

ولد رفیق احمد چوہدری قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل غربی طاہر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 25-1-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300/- روپے ماہوار بصورت جیب و تعلیمی خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت

حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حافظ محمود احمد چوہدری گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد منصور وصیت نمبر 38274 گواہ شد نمبر 2 منصور احمد وصیت نمبر 38826

مسل نمبر 56993 میں ناصر مجید

ولد عبدالمجید قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل غربی طاہر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-2-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب وتعلیمی خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ناصر مجید گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد منصور وصیت نمبر 28274 گواہ شد نمبر 2 منصور احمد وصیت نمبر 38826

مسل نمبر 56994 میں عطاء المجیب

ولد عبدالمجید اعوان قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-3-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد 10 مرلہ مکان واقع بہاولپور شہر کا شرعی حصہ والدہ کے علاوہ ہم 5 بھائی حصہ دار ہیں (ابھی تقسیم نہیں ہوئی)۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء المجیب گواہ شد نمبر 1 عطاء النور ولد عبدالمجید گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ وصیت نمبر 16257

مسل نمبر 56995 میں عطاء المنیب

ولد عبدالمجید قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-3-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والد 10 مرلہ مکان واقع بہاولپور شہر کا شرعی حصہ والدہ کے علاوہ ہم 5 بھائی حصہ دار ہیں (ابھی تقسیم نہیں ہوئی)۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء المنیب گواہ شد نمبر 1 عطاء النور ولد عبدالمجید گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ وصیت نمبر 16257

مسل نمبر 56996 میں طاہرہ صدیقہ

بنت احمد خان قوم ملک وسیر پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات نمبر 2 ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-1-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور 25-39 گرام مالیتی -/22406 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ طاہرہ صدیقہ گواہ شد نمبر 1 محمد نصر اللہ خاں ولد راجہ زین العابدین گواہ شد نمبر 2 محمود احمد خان ولد حاجی ڈاکٹر عبدالرحمن

مسل نمبر 56997 میں موسیٰ احمد خان

ولد نعیم احمد خان قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 26-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/175000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد موسیٰ احمد خان گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد ولد چوہدری نذیر احمد گواہ شد نمبر 2 محمد ادریس ولد محمد ابراہیم

مسل نمبر 56998 میں سدرہ جبیں

بنت محمد اشرف قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی برکت ب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 27-1-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سدرہ جبیں گواہ شد نمبر 1 محمد زبیر بھٹی ولد محمد اشرف بھٹی گواہ شد نمبر 2 محمد اشرف بھٹی والد موصیہ

مسل نمبر 56999 میں محمد زبیر بھٹی

ولد محمد اشرف بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ب برکت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 14-1-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد زبیر بھٹی گواہ شد نمبر 1 محمد اشرف بھٹی والد موصی گواہ شد نمبر 2 عبدالغفار شاہد ولد ارشاد احمد

مسل نمبر 57000 میں مریم صدیقہ

بنت سرور محمود قوم سندھو جاٹ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 30-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مریم صدیقہ گواہ شد نمبر 1 مقبول احمد خالد وصیت نمبر 23195 گواہ شد نمبر 2 بشارت محمود ولد محمد انور ونیس

☆☆☆

سانحہ ارتحال

مکرم محمد شفیع صاحب ولد مکرم فضل دین صاحب احمد نگر مورخہ 4۔اپریل 2006ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 80 سال تھی مورخہ 5۔اپریل کو بیت مہدی میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم محمد کریم طاہر صاحب، مکرم محمد سلیم جاوید صاحب (کارکن مجلس انصار اللہ پاکستان) اور مکرم محمد امین طاہر صاحب اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم عبدالغنی صاحب بابت ترکہ مکرم غلام محمد صاحب)

مکرم عبدالغنی صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم غلام محمد صاحب ولد مکرم جھنڈا خان صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 20/10 دارالیمن شرقی ربوہ برقبہ 10 مرلے منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ تمام ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مکرم عبدالغنی صاحب۔ بیٹا
2۔ مکرم رحمت اللہ صاحب۔ بیٹا
3۔ مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ۔ بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 15 اپریل

طلوع فجر	4:12
طلوع آفتاب	5:38
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:39

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہضم۔ معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434 Fax:6213966

Screen / Offset Printing • Clocks for Advertisement
• Computerized Cut Stickers • Shields & Stickers
• Crystal Coated Labels • Promotional Items
3-D HOLOGRAM STICKERS & SEALS
Aluminum Nameplates, Panels for Household Items & Agricultural Machinery etc.
Computerized Photo ID Cards
Holy Gifts in Metallic Mounts
Providing Quality Printing Services Since 1950
MULTICOLOUR INTERNATIONAL
129/E, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 7580106
0300-8080406, email: multicolor13@yahoo.com

ہیپاٹائٹس بی۔سی ایک جان لیوا مرض!

اس کے خلاف جہاد - ہمارا قومی فرض!

آئیں حکومت پاکستان کا ساتھ دیں - ہیپاٹائٹس کو مات دیں

اس موذی مرض سے بچنے کے لیے

احتیاطی تدابیر

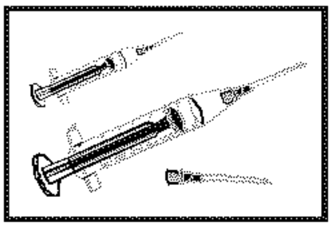

ہر بار نئی ڈسپوزیبل سرنج استعمال کریں۔

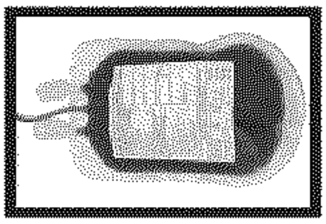

لیب سے خون کی مکمل تصدیق کرالیں

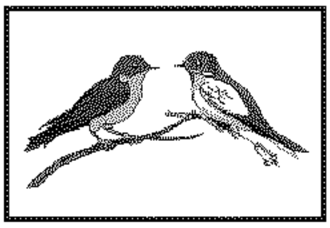

خود کو شریک زندگی تک محدود رکھیں۔

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز خدانخواستہ

ہیپاٹائٹس بی یا سی میں مبتلا ہو تو

ہیپا گارڈ® الگزر

استعمال کریں

ہیپا گارڈ الگزر کو ہیپاٹائٹس بی۔سی

کی مندرجہ ذیل علامات میں موثر پایا گیا ہے

▪ بھوک کا کم لگنا یا ختم ہو جانا ▪ قے اور متلی کی کیفیت کا ہونا ▪ ہلکا یا تیز بخار ہونا ▪ جلد یا آنکھوں کی رنگت کا زرد پڑ جانا ▪ پیشاب گہرے زرد رنگ کا آنا ▪ شدید تھکاوٹ کا احساس ▪ پٹھوں اور جوڑوں میں تناؤ اور درد کا رہنا ▪ پیٹ کے اوپر دائیں حصہ میں ہلکا درد محسوس ہونا ▪ ٹانگوں اور پیروں کا سوج جانا ▪ ہتھیلیوں کی سرخی مائل رنگت ▪ بالوں کا جھڑنا۔ مردوں میں بغل اور سر کے بالوں میں کمی ▪ خون کی قے آنا یا پاخانے کی رنگت کالی ہونا ▪ جگر اور تلی کا بڑھ جانا

▪ شفایاب مریضوں کا تناسب 74 فیصد ▪ صحت کی علامات 3 دنوں میں ظاہر

▪ 27 ہفتے استعمال کے بعد PCR اور LFT ٹیسٹ کروائیں

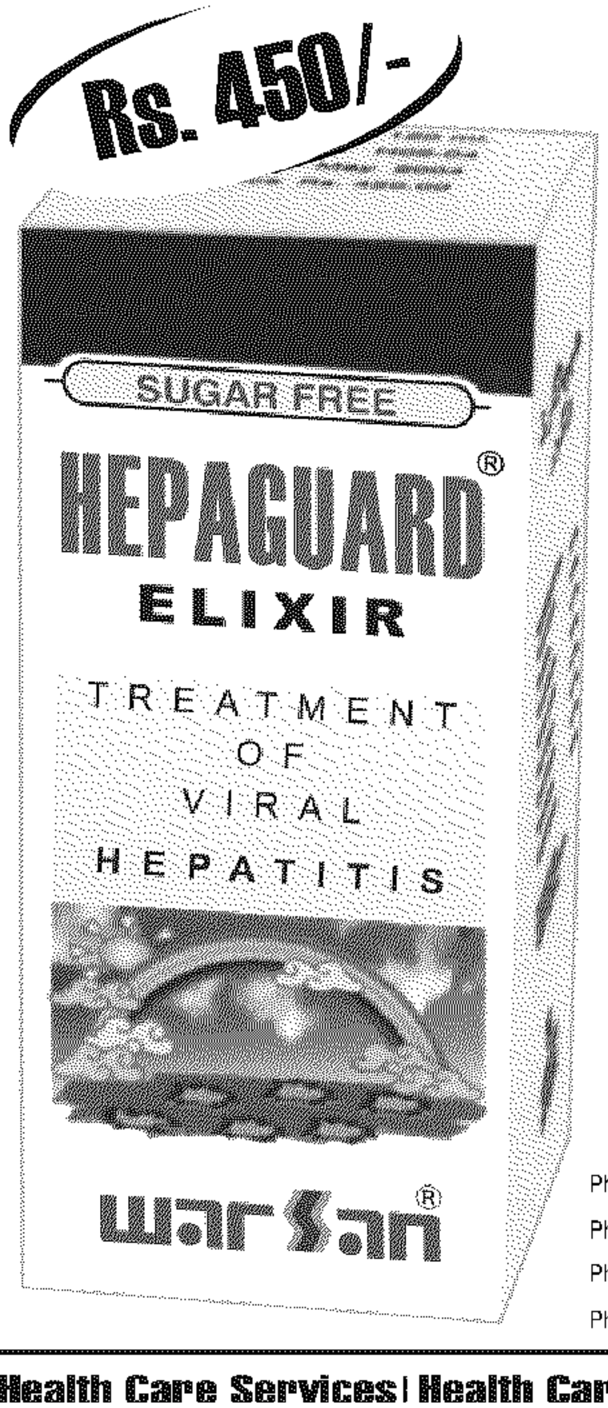

راستہ زندگی کا

ہیپا گارڈ® الگزر

قریبی میڈیکل و ہومیو پیتھک سٹور سے طلب فرمائیں۔

HELP LINE: 0300-4661902
Web: www.warsanhomoeopathic.com

کراچی۔ Ph: 0300-2105838, 021-6614030	اندرون سندھ Mob: 0300-3085710	ملتان۔ Ph: 061-544467
لاہور۔ Ph: 042-6369693, 7658873	فیصل آباد۔ Ph: 041-614460	گوجرانوالہ۔ Ph: 055-3843556
راولپنڈی۔ Ph: 051-5552509, 5552790	پشاور۔ Ph: 091-2592312	ساہیوال۔ Ph: 0441-61888, 61999
گجرات۔ Ph: 04331-530344	سرگودھا۔ Ph: 0451-217191,217833	حیدرآباد۔ Ph: 0221-782959